Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 63

ایڈیٹر

منیر احمد خادمؔ

نائبین

قریشی محمد فضل اللہ

تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 8

شرح چندہ

سالانہ 550 روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک

50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن

80 کینیڈین ڈالر

یا 60 یورو

19 ربیع الثانی 1435 ہجری صلح 20 تبلیغ 1393 ہش 20 فروری 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر وہ یقین ہے کہ اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلہ میں تو بفضلہٖ تعالیٰ یہی پلہ بھاری ہوگا

(ارشادات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

’جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بناء رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں۔ اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حسبنا کتاب اللہ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ بالخصوص قصّوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرّہ کم کرے یا ایک ذرّہ زیادہ کرے۔ یا ترکِ فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا۔ اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۳، ایام الصلح صفحہ ۸۶۔۸۷ مطبوعہ ربوہ)

’’مجھے اللہ جل شانہ کی قسم کہ میں کافر نہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میرا عقیدہ ہے اور لٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے۔ میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن کریم کے حرف ہیں اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں۔ کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسول کے فرمودہ کے برخلاف نہیں۔ اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اس کی غلط فہمی ہے اور جو شخص مجھے اب بھی کافر سمجھتا ہے اور تکفیر سے باز نہیں آتا وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنے کے بعد اس سے پوچھا جائے گا۔ میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر وہ یقین ہے کہ اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلہ میں تو بفضلہٖ تعالیٰ یہی پلہ بھاری ہوگا۔ (روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۶۷ کرامات الصادقین صفحہ ۲۵)

حضرت بانئ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر

اخبار ''منصف'' حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب (قسط:۸)

روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد میں حضرت بانئ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!

آج کل حضرت بانئ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ''قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کردیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف کا بھی دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہرحال سو سال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی دُھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

افیون کے استعمال کا الزام

پھر سیدنا حضرت مسیح موعودؑ پر افیوں کے استعمال کا اعتراض کرتے ہوئے لکھا:

''مرزا افیون کا بڑا امداح تھا اور دواؤں میں اس کا استعمال بھی کرتا۔ چنانچہ قادیانی اخبار الفضل راوی ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا) فرمایا کرتے تھے کہ بعض اطباء کے نزدیک افیون نصف طب ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے ''تریاق الٰہی'' اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی اور اس کا بڑا اجزو افیون تھا اور یہ دوا افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول (حکیم نورالدین) کو چھ ماہ سے زائد تک دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوران استعمال کرتے رہے۔ (الفضل قادیان: ۱۹؍جولائی ۱۹۲۹)'' (اخبار منصف مورخہ ۲۲؍نومبر ۲۰۱۳ء)

جناب معترض کا یہ قول کہ ''مرزا افیون کا بڑا مداح تھا'' نہایت ظالمانہ افترا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کسی تحریر، تقریر، نظم یا نثر سے افیون کی مدح میں ایک لفظ بھی ثابت نہیں بلکہ اس کی مذمت ہی ملتی ہے۔ مخالفین احمدیت اپنی ناعاقبت اندیشی میں اس خدائی وعید کو بھی بھول جاتے ہیں جس میں مفتریوں پر خدا تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے نہایت صفائی سے اس مضمون پر روشنی ڈالی ہے کہ دراصل شراب ام الخبائث ہے اسی لئے قرآن مجید نے شراب کو حرام قرار دے کر ایک اصولی ہدایت بیان فرمادی ہے کہ اس جیسی اور اس کی مؤید تمام مسکرات حرام ہیں اور ان کو ترک کرنے میں ہی خیر ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''حدیث میں آیا ہے وَمِنْ حُسْنِ الْاِسْلَامِ تَرْكُ مَالَا يَعْنِيْهِ یعنی اسلام کا حسن یہ بھی ہے کہ جو چیز ضروری نہ ہو وہ چھوڑ دی جاوے۔

اسی طرح پر یہ پان حُقہ، زردہ (تمباکو) افیون وغیرہ ایسی ہی چیزیں ہیں۔ بڑی سادگی یہ ہے کہ ان چیزوں سے پرہیز کرے کیونکہ اگر کوئی اور بھی نقصان اُن کا بفرض محال نہ ہو، تو بھی اس سے ابتلا آجاتے ہیں اور انسان مشکلات میں پھنس جاتا ہے۔ مثلاً قید ہو جاوے تو روٹی تو ملے گی لیکن بھنگ چرس یا اور منشی اشیاء نہیں دی جاوے گی۔ یا اگر قید نہ ہو کسی ایسی جگہ میں ہو جو قید کے قائم مقام ہو تو پھر بھی مشکلات پیدا ہو جاتے ہیں۔ عمدہ صحت کو کسی بے ہودہ سہارے سے کبھی ضائع کرنا نہیں چاہیئے۔ شریعت نے خوب فیصلہ کیا ہے کہ ان مضر صحت چیزوں کو مضر ایمان قرار دیا ہے اور ان سب کی سردار شراب ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۱۹)

اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ یہاں کوئی اصولی ہدایت اور قطعی حکم حضرت مسیح موعودؑ نے صادر نہیں فرمایا بلکہ (پان حقہ، تمباکو افیون وغیرہ کو) محض غیر ضروری اور بے ہودہ قرار دیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کو بفضلہٖ تعالیٰ اردو، عربی اور فارسی لغات پر کامل عبور حاصل تھا۔ آپ کا ہر ہر لفظ حکمت کا نایاب موتی تھا۔ حضورؑ نے ان تمام اشیاء کو بے ہودہ قرار دیا ہے جو عین اس لفظ کا اردو ترجمہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے لایعنی، غیر ضروری، نقصان دہ، اور بے ہودہ چیزوں کیلئے استعمال فرمایا ہے۔ یعنی ''لغو''۔ (دیکھو المنجد مطبوعہ مرکزی ادارہ تبلیغ دینیات جامع مسجد دہلی ۹۲۶)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ○

(سورۃ المومنون: ۴)

یعنی (یقیناً وہ مومن کامیاب ہوگئے) جو لغو (چیزوں) سے اعراض کرنے والے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کا مذکورہ بالا اقتباس عین اس ارشاد ربانی کی تفسیر ہے۔ نشہ آور چیزوں کا استعمال کرنے والوں کو کبھی کامیابی حاصل کرتے ہم نے تو نہیں دیکھا۔ ہاں جیل کی ہوا کھاتے ضرور دیکھا ہے۔ ایسے لوگ ان چیزوں کے غلام بن کر اپنی عائلی زندگی تباہ کر لیتے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے اہل وعیال اور ماننے والوں کا ہر قدم ترقی اور کامیابی کی طرف بڑھا۔ آپ کا خانگی ماحول جنت نظیر تھا اور خداوند کریم کی طرف سے اُسے بہشتی ٹبّر (جنتی گھرانہ) کا سرٹیفکیٹ ملا تھا۔

یہ اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ آپ ارشاد باری تعالیٰ کے عین مطابق خود بھی لغو باتوں سے اعراض کرنے والے تھے اور آپ کے اہل وعیال اور ماننے والے بھی۔ اگر آپ لغو باتوں سے اعراض کرنے والے نہ ہوتے تو کبھی وہ کامیابی حاصل نہ کر پاتے جس کی آج ساری دنیا شاہد ناطق ہے۔ کیا وجہ ہے کہ باوجود اس قدر مخالفت کے آپ کا ہر قدم ترقی کی جانب اُٹھا۔ کیا نعوذ باللہ خدا بھی ایک جھوٹے کا ساتھ دے رہا تھا۔

حضرت مسیح موعودؑ تو اپنے مخالفین کی چیرہ دستیوں پر دل پر لرزہ طاری کر دینے والے الفاظ میں خدا کی بارگاہ میں التماس کرتے ہیں:

اے قدیر و خالق ارض و سما
اے رحیم و مہربان و رہنما
اے کہ میداری تو بر دلہا نظر
اے کہ ازتونیست چیزے مستتر
گر تو مے بینی مرا پُرفسق وشر
گر تو دیداستی کہ ہستم بدگہر
پارہ پارہ کُن مَنِ بدکار را
شاد کُن ایں زمرہ اغیار را

ان اشعار کا مفہوم یہ ہے کہ اے میرے رحیم و مہربان خدا جس سے کوئی بات مخفی نہیں اگر تو واقعی مجھے شرارت اور فسق و فجور سے بھرا ہوا پاتا ہے اور دیکھتا ہے کہ میں بدطینت ہوں تو تو مجھ بدکار کو پارہ پارہ کردے اور میرے دشمنوں کو خوشی وشادمانی بخش۔

اس قسم کی ہیبت ناک اور دل پر لرزہ طاری کردینے والی دعا وہی کرسکتا ہے جو صادق ہو اور ہر قسم کے فسق و فجور اور لغویات سے پاک ہو۔ تمام معاندین احمدیت کو کھلی دعوت ہے کہ اگر وہ خود کو واقعی حق پر یقین کرتے ہیں تو وہ خانہ خدا میں کھڑے ہو کر قرآن شریف ہاتھ میں لیکر انہی الفاظ میں خدا کے حضور دعا کریں اور پھر خدا کی قدرت کا نظارہ دیکھیں۔ لیکن دُعا کرنا تو دور وہ ایسا سوچ بھی نہیں سکتے۔ کیونکہ ان کے دل گواہی دیتے ہیں کہ وہ حق پر نہیں اور خواہ نخواہ حق کی مخالفت میں مبتلا ہیں۔

غرض یہ تو ایک ضمنی بات تھی۔ افیون کی مضرت کے متعلق اور بھی بہت سے ارشادات سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات میں ملتے ہیں مثلاً ایک جگہ حضورؑ فرماتے ہیں:

''جو لوگ افیون کھاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں موافق آگئی ہے وہ موافق نہیں آتی۔ دراصل وہ اپنا کام کرتی رہتی ہے اور قویٰ کو نابود کردیتی ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۲۱)

اسی طرح حقہ جس میں نشوں کے عادی تمباکو اور دوسری نشہ آور چیزیں ڈال کر استعمال کرتے ہیں کے متعلق فرمایا: ''اس کا ترک اچھا ہے، ایک بدعت ہے منہ سے بو آتی ہے۔ ہمارے والد صاحب مرحوم اس کے متعلق ایک شعر اپنا بنایا ہوا پڑھا کرتے تھے جس سے اس کی بُرائی ظاہر ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۵۳۸ ایڈیشن ۲۰۰۳)

قارئین کرام! جو شخص تمام نشہ آور چیزوں اور افیون وغیرہ سے اس قدر بیزاری کا اظہار کرتا اور ان کی مضرت کھول کھول کر لوگوں کو بتاتا ہو اس کے متعلق ایسی بات کرنا کہ وہ افیون کا بڑا مداح تھا نہایت شرمناک ہے جبکہ جناب معترض خود یہ اقرار کرچکے ہیں کہ افیون کا استعمال آپ نے دواؤں میں کیا تھا۔ اب دواؤں میں تو افیون ہی نہیں الکہل یعنی شراب بھی استعمال ہوتی ہے خصوصاً ایلوپیتھی اور ہومیوپیتھی ادویہ میں بلکہ ہومیوپیتھی تو تیار ہی الکہل سے ہوتی ہے۔ جسے جناب معترض نے پانی میں حل کرکے یا میٹھی میٹھی گولیوں پر ٹپکا کر بارہا استعمال کیا ہوگا۔ پھر ایلوپیتھی ادویہ بھی بار بار استعمال کی ہوں گی، ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا کہ کبھی بیمار ہی نہ ہوئے ہوں! اب کیا اس سے جناب معترض پر شراب خوری کا فتویٰ صادر کر دیا جائے؟ تمام اہل عقل یک زبان ہو کر کہیں گے کہ نہیں نہیں! ہرگز نہیں! جناب معترض نے ناسازی طبع کے باعث یہ ادویہ لی ہوں گی اور عند الشرع دواؤں میں مرکب صورت میں ان چیزوں کے استعمال کی رخصت ہے۔ لہٰذا انہیں کچھ نہ کہا جائے اور ویسے بھی اب وہ خدا کے حضور حاضر ہوچکے ہیں اس لئے ان کے ذاتی معاملات میں ہمیں کوئی کلام نہیں وہ جانیں اور ان کا خدا! لیکن افسوس ہوتا ہے یہ سوچ کر کہ جناب معترض نے حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق حسن ظنی سے کام نہ لیا اور نہایت ظالمانہ شوخی سے کام لیتے ہوئے اعتراض کردیا اور اب یہ ''خدمت'' ان کے ناعاقبت اندیش پیروکار انجام دے رہے ہیں۔

جناب معترض نے حضرت مصلح موعودؓ کا جو اقتباس روزنامہ الفضل مورخہ ۱۹؍جولائی ۱۹۲۹ء سے پیش کیا ہے وہ بھی موصوف کی تحریف کاری ہی کا ایک نمونہ ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں کیونکہ جس جگہ حضورؓ کا یہ قول درج ہے وہاں سیاق و سباق پر ایک سرسری نظر سے ہی اس اعتراض کے بخیے اُدھڑ جاتے ہیں چنانچہ حضورؓ فرماتے ہیں:

''افیون دواؤں میں اس کثرت سے استعمال ہوتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ بعض اطباء کے نزدیک وہ نصف طب ہے پس دواؤں کے ساتھ افیون کا استعمال بطور دوا نہ کہ بطور نشہ کسی رنگ میں بھی قابل اعتراض نہیں۔ ہم میں سے ہر اک شخص نے علم کے ساتھ یا بغیر علم کے ضرور کسی نہ کسی وقت افیون کا استعمال کیا ہوگا۔''

(الفضل ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء صفحہ اول)

اس جگہ حضورؓ کے الفاظ قابل غور ہیں۔ آپؓ نے یہ نہیں فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے نزدیک افیون نصف طب ہے بلکہ یہ فرمایا کہ افیون اس قدر دواؤں میں استعمال ہوتی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ بعض اطباء کے نزدیک وہ نصف طب ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اطباء و حکما کے کثرت سے اس کے دواؤں میں استعمال کی وجہ سے مرکب طور پر بطور دوا

(باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

دنیا اسلام کے جھنڈے تلے آئے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ ضرور آئے گی لیکن اگر ہم نے اپنے حق ادا نہ کئے اور اپنے صبر اور صلوٰۃ کو انتہا تک نہ پہنچایا تو پھر ہم اُس فتح کے حصہ دار نہیں ہو سکیں گے۔ پس یہ حق ادا کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے

چاہے وہ آسٹریلیا ہے یا یوکے ہے یا کوئی اور ملک ہے یاد رکھیں کہ اگر انقلاب لانا ہے، اگر اُس ذمہ داری کو نبھانا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے کے لئے ہم پر ہے، اگر بیعت کا حق ادا کرنا ہے تو مسجدوں کی یہ رونقیں عارضی نہیں بلکہ مستقل قائم کرنا ہوں گی۔ اپنی تمام حالتوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرنی ہوگی اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے ہوں گے۔ نشان تبھی ظاہر ہوں گے جب صبر اور صلوٰۃ کے حق ادا ہوں گے

مکرم ڈاکٹر بشیر الدین اُسامہ صاحب آف کلیولینڈ امریکہ کی وفات۔ مرحوم کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 22 نومبر 2013ء بمطابق 22 نبوت 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 13 دسمبر 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں، تحریرات میں، ارشادات میں ہمیں اپنی بعثت کے مقصد کے بارے میں بتایا۔ پس ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا دعویٰ کرتے ہیں، ہمیں چاہئے کہ اس مقصد بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ اُن مقاصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں تا کہ آپ کی جماعت میں شامل ہونے کا حق ادا کرنے والوں میں شمار ہو سکیں۔ ان مقاصد میں سے بعض اس وقت میں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ آپ علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں پھر ایمان کو زندہ کرنے کے لئے مامور کیا ہے اور اس لئے بھیجا ہے کہ تا کہ لوگ قوتِ یقین میں ترقی پیدا کریں۔ اس بات پر یقین ہو کہ خدا ہے اور دعاؤں کو سنتا ہے اور نیکیوں کا اجر دیتا ہے اور برائیوں کی سزا بھی دیتا ہے۔ آپ اس کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب تک ایمان کامل نہ ہو، انسان مکمل طور پر نیک اعمال بجا لا نہیں سکتا۔ فرمایا کہ جو جو کمزور پہلو ہوگا، اُسی قدر نیک اعمال میں کمی ہوگی۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد اوّل صفحہ 320۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس انبیاء اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور یقین پیدا کرنے آتے ہیں اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا ایک بہت بڑا مقصد ہے تا کہ کمزوریاں دور ہوں اور ایمان کامل ہو۔ یہ آپ کے بعض الفاظ کا ارشادات کا خلاصہ ہے۔ میں نے سارے الفاظ نہیں لئے، اُس کا خلاصہ بیان کیا ہے۔ بہرحال یہ کمزوریاں کس طرح دُور ہوں گی اور ایمان کس طرح کامل ہوگا؟ اس بارے میں آپ نے بڑا کھل کر واضح فرمایا ہے کہ صرف میری بیعت میں آنے سے نہیں ہوگا بلکہ اس کے لئے مجاہدہ کرنے کی ضرورت ہے اور یہی اصول خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ (عنکبوت:70) یعنی اور وہ لوگ جو ہم میں ہو کر کوشش کرتے ہیں...... یہ ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے کہ: وہ لوگ جو ہم میں ہو کر کوشش کرتے ہیں، ہم اُن کے لئے اپنے راستے کھول دیتے ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد اوّل صفحہ 338، ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس ایمان میں کامل ہونے کا یہ اصول ہے کہ صرف بیعت کرنے سے اصلاح نہیں ہوگی۔ اگر اس کے ساتھ اپنی حالت بدلنے کے لئے مزید کوشش نہیں ہوگی، اگر خالص اللہ تعالیٰ کے ہو کر کوشش نہیں ہوگی، اپنے دلوں کو بدلنے اور پھر عمل کرنے اور جہاد کرنے کی طرف توجہ نہیں ہوگی تو اُس کا کوئی فائدہ نہیں۔

پھر آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ: ’’دنیا میں ہر چیز کی ترقی تدریجی ہے۔ روحانی ترقی بھی اسی طرح ہوتی ہے اور بدُوں مجاہدہ کے کچھ بھی نہیں ہوتا اور مجاہدہ بھی وہ ہو جو خدا تعالیٰ میں ہو‘‘۔ یعنی خالص ہو کر اُس کی تلاش ہو، اُس کی تعلیم پر عمل ہو۔ ’’یہ نہیں کہ قرآن کریم کے خلاف خود ہی بے فائدہ ریاضتیں اور مجاہدہ جوگیوں کی طرح تجویز کر بیٹھے۔ یہی کام ہے، جس کے لئے خدا نے مجھے مامور کیا ہے تا کہ مَیں دنیا کو دکھلا دوں کہ کس طرح پر انسان اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے‘‘ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 339۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اور پھر آپ نے ہمیں کیا دکھایا اور ہم سے کیا امید کی؟ آپ نے وہ نمونے قائم کئے اور اُن نمونوں پر چلنے کی تلقین کی جو آپ کے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادتوں کے بھی قائم کئے اور حُسنِ خلق کے بھی قائم کئے اور جن کو قائم کرنے کے لئے پھر صحابہ رضوان اللہ علیہم نے بھی مجاہدہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے کہلائے اور نتیجۃً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ایسے وارث ہوئے کہ ایک دنیا کو اپنے پیچھے چلا لیا۔

پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ آپ کے ماننے والوں کو کیسا انسان بننے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’مَیں نہیں چاہتا کہ چند الفاظ طوطے کی طرح بیعت کے وقت رَٹ لئے جاویں۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ تزکیۂ نفس کا علم حاصل کرو کہ ضرورت اسی کی ہے۔...... ہمارا کام اور ہماری غرض...... یہ ہے کہ تم اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ، اس لیے ہر ایک کو تم میں سے ضروری ہے کہ وہ اس راز کو سمجھے اور ایسی تبدیلی کرے کہ وہ کہہ سکے کہ مَیں اَور ہوں۔‘‘ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 352۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اگر ہم اپنے وجود میں تبدیلی کی کوشش کرتے ہوئے اپنے آپ کو اور وجود نہیں بناتے، اپنے آپ کو ایسا نہیں بناتے جو دنیا سے مختلف ہو تو آپ کے ارشاد کے مطابق ہمیں بیعت کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

پھر ایک جگہ بعثت کی غرض بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

’’یہ عاجز تو محض اس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ تمام مذاہبِ موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآنِ کریم لایا ہے اور دارالنّجاۃ میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے‘‘ (ملفوظات جلد1 صفحہ 393-392۔ ایڈیشن 2003 مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ نے فرمایا کہ:

’’ہمارا اصل منشاء اور مدّعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جلال ظاہر کرنا ہے اور آپ کی عظمت کو قائم کرنا ہے۔ ہمارا ذکر تو ضمنی ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 200۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) ہماری تعریف اگر ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ضمن میں ہے۔

پس ہم نے یہ غرض بھی پوری کرنے کے لئے بیعت کی ہے اور اس کو پورا کرنے کے لئے ہمیں قرآنِ کریم کی تعلیم کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے تا کہ عمل کریں اور اس تعلیم کو پھیلائیں کیونکہ دنیا کی نجات بھی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہمیں ہے۔ پس دنیا کو بتائیں کہ اس لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے جھنڈے تلے آ کر تم بھی نجات حاصل کرو۔ پھر آپ ایک جگہ اپنی آمد کا مقصد بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’اس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ وہ اسلام کو کُل ملّتوں پر غالب کرے۔ اُس نے مجھے اسی مطلب کے لئے بھیجا ہے اور اسی طرح بھیجا ہے جس طرح پہلے مامور آتے رہے‘‘۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 413۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر اپنے مشن کے غرض کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

’’اُس نے مجھے بھیجا ہے کہ مَیں اسلام کو براہین اور حجج ساطعہ کے ساتھ‘‘ یعنی روشن دلائل کے ساتھ ’’تمام ملّتوں اور مذہبوں پر غالب کر کے دکھاؤں۔‘‘ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 432۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر ایک جگہ آپ نے اپنی آمد کا مقصد یہ بھی فرمایا کہ:

’’میں خدا تعالیٰ پر ایسا ایمان پیدا کرانا چاہتا ہوں کہ جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاوے وہ گناہ کی زہر سے بچ جاوے اور اُس کی فطرت اور سرشت میں ایک تبدیلی ہو جاوے۔ اُس پر موت وارد ہو کر ایک نئی زندگی اُس کو ملے۔ گناہ سے لذّت پانے کی بجائے اُس کے دل میں نفرت پیدا ہو۔ جس کی یہ صورت ہو جاوے وہ کہہ سکتا ہے کہ مَیں نے خدا کو پہچان لیا ہے۔ خدا خوب جانتا ہے کہ اس زمانے میں یہی حالت ہو رہی ہے کہ خدا کی معرفت

نہیں رہی۔ کوئی مذہب ایسا نہیں رہا جو اس منزل پر انسان کو پہنچا دے اور یہ فطرت اُس میں پیدا کرے۔ ہم کسی خاص مذہب پر کوئی افسوس نہیں کر سکتے۔ یہ بلا عام ہو رہی ہے اور یہ وبا خطرناک طور پر پھیلی ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں خدا پر ایمان لانے سے انسان فرشتہ بن جاتا ہے، بلکہ ملائکہ کا مسجود ہوتا ہے''۔ یعنی فرشتے بھی اُس کو سجدہ کرتے ہیں۔ ''نورانی ہو جاتا ہے۔ غرض جب اس قسم کا زمانہ دنیا پر آتا ہے کہ خدا کی معرفت باقی نہیں رہتی اور تباہ کاری اور ہر قسم کی بدکاریاں کثرت سے پھیل جاتی ہیں، خدا کا خوف اُٹھ جاتا ہے اور خدا کے حقوق بندوں کو دیئے جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ ایسی حالت میں ایک انسان کو اپنی معرفت کا نور دے کر مامور فرماتا ہے۔ اُس پر لعن طعن ہوتا ہے اور ہر طرح سے اُس کو ستایا جاتا اور دُکھ دیا جاتا ہے لیکن آخر وہ خدا کا مامور کامیاب ہو جاتا اور دنیا میں سچائی کا نور پھیلا دیتا ہے۔ اسی طرح اس زمانے میں خدا نے مجھے مامور کیا اور اپنی معرفت کا نور مجھے بخشا''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 494-493۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اخلاقی قوتوں کی تربیت کروں''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 499۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

ایک موقع پر آپ سے کسی نے سوال کیا کہ آپ کے دعوے اور رسالت کا نتیجہ کیا ہوگا؟ یعنی اس سے آپ کو کیا مقاصد حاصل ہوں گے؟ آپ کیوں آئے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

''خدا تعالیٰ کے ساتھ جو رابطہ کم ہو گیا ہے اور دنیا کی محبت غالب آ گئی ہے اور پاکیزگی کم ہو گئی ہے۔ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جو عبودیت اور اُلوہیت کے درمیان ہے پھر مستحکم کرے گا اور گمشدہ پاکیزگی کو پھر لائے گا۔ دنیا کی محبت سرد ہو جائے گی''۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 500۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) اور فرمایا: یہ میرے ذریعہ سے ہوگا۔

یہ بہت بڑا مقصد اور بہت بڑا دعویٰ ہے جو آپ نے بیان فرمایا۔ آج کی مادی دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا جو ہے مادیت میں ڈوب کر اپنے پیدا کرنے والے خدا کو بھول چکی ہے اور جو بظاہر مذہب یا خدا کے وجود کو کچھ سمجھتے ہیں، کچھ تسلیم کرتے ہیں تو وہ بھی ظاہری رنگ میں۔ نہ اُنہیں خدا تعالیٰ کی ذات کے بارے میں کچھ یقین ہے، نہ اس کا ادراک ہے، نہ فہم ہے، نہ مذہب کا کچھ ادراک ہے۔ اُن کے لئے اصل چیز دنیا اور اس کی جاہ و حشمت ہے۔ صرف نام کے طور پر کسی مذہب کو ماننے والے ہیں۔ ایسے حالات میں یقیناً یہ ایک بہت بڑا دعویٰ ہے۔ لیکن آپ کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر اس قدر یقین ہے اور اپنے مقصد کو حاصل کرنے پر کس قدر اعتماد ہے، اس کا اظہار جو الفاظ میں نے پڑھے ہیں ان کی شوکت سے ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ سب الفاظ، یہ آپ کا دعویٰ، یہ بعثت کی غرض اور مقاصد ہمیں بھی کچھ توجہ دلا رہے ہیں کہ یہ سب کچھ ہے جس کو پڑھ اور سن کر ہم جماعت میں داخل ہوئے ہیں، یا ہمارے باپ دادا جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے تھے اور ہم نے ان کی اس نیکی کا فیض پایا، یہ ہم سے کچھ مطالبہ کر رہا ہے یا یہ مقاصد ہم سے کچھ مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور وہ یہ کہ ہم ان مقاصد کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ ہمیں ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔ ہم نے بھی ان کے نتائج کے حصول کی کوشش کرنی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو جو باتیں دنیا میں پیدا کرنے آئے ہم نے بھی اُن کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ ہم نے بھی مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کے لئے مددگار بننا ہے۔ جب ہم نے منادی کی آواز کو سنا اور ایمان لائے تو اب ہم بھی یہ اعلان کرتے ہیں اور ہمیں یہ اعلان کرنا چاہئے کہ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ۔ کہ ہم اپنی حالتوں میں یہ تبدیلیاں پیدا کریں گے اور اس پیغام کو پھیلائیں گے اس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔

پس ہمیں اپنا جائزہ لینا ہوگا، سوچنا ہوگا، منصوبہ بندی کرنی ہوگی، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی ہوگی تا کہ ہم کامیابیوں سے ہمکنار ہوں اور آگے بڑھتے چلے جائیں۔ اگر ہم آپ کو مان کر پھر آرام سے بیٹھ جائیں اور کوئی فکر نہ کریں تو یہ عہدِ بیعت کا حق ادا کرنے والی بات نہیں ہوگی۔ یہ دعویٰ قبول کر کے بیٹھ جانا اور سو جانا ہمیں مجرم بناتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی جب ہم اپنے وسائل کو دیکھتے ہیں، اپنی حالتوں کو دیکھتے ہیں تو سوچتے ہیں کہ کیا یہ سب کچھ ہو سکتا ہے۔ ہم کریں بھی تو کیا کریں گے کہ ایک طرف ہمارے وسائل محدود اور دوسری طرف دنیا کی اسّی فیصد سے زائد آبادی کو مذہب سے دلچسپی نہیں ہے، دنیا کے پیچھے بھاگنے کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ ان ترقی یافتہ ممالک میں دولت ہے، ہر قسم کی ترقی ہے، دوسرے مادّی اسباب ہیں جنہوں نے یہاں رہنے والوں کو خدا سے دور کر دیا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس وقت نہیں کہ خدا تعالیٰ کی تلاش میں وقت ضائع کریں۔ ابھی کل کی ڈاک میں ہی ایک احمدی کا جاپان سے ایک خط تھا، بڑے درد کا اظہار تھا کہ میں نے اپنے ایک جاپانی دوست سے کہا، اُن کے بڑے اچھے اور اعلیٰ اخلاق ہیں، تعلقات بھی اُن سے اچھے ہیں، بات چیت بھی ہوتی رہتی ہے، جب اُسے یہ کہا کہ خدا سے دعا کریں کہ ہدایت کی طرف رہنمائی ہو تو کہنے لگے کہ میرے پاس وقت نہیں ہے کہ تمہارے خدا کی تلاش کرتا پھروں یا خدا سے رہنمائی مانگوں، مجھے اور بہت کام ہیں۔ تو یہ تو دنیا کی حالت ہے۔ ان قوموں کی جو اپنے آپ کو ترقی یافتہ سمجھتی ہیں یہ حالت ہے۔ اور غریب قوموں کو بھی اس ترقی اور دولت کے بل بوتے پر اپنے پیچھے چلانے کی بڑی طاقتیں اور امیر قومیں کوشش کر رہی ہیں۔ پس جب یہ صورتِ حال ہو، سننے کی طرف توجہ نہ ہو یا کم از کم ایک بڑے طبقہ کی توجہ نہ ہو اور دولت اور مادّیت ہر ایک کو اپنے قبضہ میں لینے کی کوشش کر رہی ہو اور ہمارے وسائل جیسا کہ مَیں نے کہا، محدود ہوں تو ایسے میں کس طرح ہم دجل اور مادّیت کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ بظاہر ناممکن نظر آتا ہے کہ ہم دنیا کی اکثریت کو خدا تعالیٰ کے وجود کی پہچان کروا سکیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو قائم کر سکیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اور بڑی تحدّی سے فرماتے ہیں کہ میں یہ سب کچھ کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں اور یہ ہوگا۔ انشاء اللہ۔

پس ہم بھی آپ کے اس دعویٰ کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر یہ اعلان کر رہے ہیں، چاہے ظاہراً کریں یا نہ کریں لیکن ہمارا بیعت میں آنا ہی ہم سے یہ اعلان کروا رہا ہے اور کروانا چاہئے کہ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ کہ ہم اللہ کے دین میں مددگار ہیں اور رہیں گے انشاء اللہ۔ دنیا کے انکار سے مایوس نہیں ہوں گے۔ کیونکہ ہم دنیا کی آنکھ سے دیکھ کر اس کام کو آگے نہیں بڑھا رہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہمیں ہر قدم پر تسلی دلاتی ہیں کہ اگر تم اللہ میں ہو کر کوشش کرو گے تو نئے راستے کھلتے چلے جائیں گے۔

پس ہم دنیاوی نظر سے دیکھیں اور وسائل پر بھروسہ کریں تو ہماری جو کامیابی ہے ایک دیوانے کی بڑ نظر آتی ہے۔ اگر ہم دنیاوی طاقت اور وسائل کے لحاظ سے دیکھیں تو ایک ملک کو ہی دیکھ کر ہم پریشان ہو جائیں۔ مثلاً روس کو لے لیں، چین کو لے لیں، یورپ کے کسی ملک کو لے لیں، امریکہ کے کسی ملک کو لے لیں، جزائر کو لے لیں، افریقہ کے کسی ملک کو لے لیں، ہر جگہ بہت سی ایسی روکیں نظر آئیں گی جو ہمیں آگے بڑھنے سے ڈرائیں گی۔ ملکوں کے حالات اور دنیاوی جاہ وحشمت نہ آج سے چند دہائیاں پہلے ہمارے حق میں تھے، نہ آج ہمارے حق میں ہیں۔ لیکن یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہونے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ مثلاً ایک وقت میں روس اور اُس کے ساتھ جو تمام states تھیں، کمیونسٹ حکومت کی وجہ سے وہاں تبلیغ نہیں ہو سکتی تھی۔ اب ایک حصہ آزاد ہو کر مذہب سے دُور چلا گیا اور دنیاوی چکا چوند نے اُسے اندھا کر دیا۔ اور دوسری طرف جو مسلمان ریاستیں رشیا میں شامل تھیں وہاں مفتیوں اور مفاد پرست مذہبی لیڈروں نے حکومت کو اس طرح ڈرا دیا ہے کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے راستے میں قدم قدم پر روکیں کھڑی کی جا رہی ہیں۔ جماعت پر پابندیاں ہیں اور وہاں کے احمدیوں کو بھی ڈرایا دھمکایا جاتا ہے، ہراساں کیا جاتا ہے۔ مغربی ممالک کو دیکھیں تو دنیاداری نے یہاں بھی انتہا کر دی ہے۔ غلاظتوں اور بے حیائیوں کو قانون تحفظ دے دیتا ہے۔ جس بے حیائی پر اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو تباہ کیا تھا، اُس بے حیائی کو ہمدردی کے نام پر تحفظ دیا جا رہا ہے۔ چین میں مذہب سے دلچسپی کوئی نہیں، مادّی دوڑ میں آگے بڑھنے کی دوڑ وہاں لگی ہوئی ہے اور معاشی لحاظ سے وہ دنیا کی بہت بڑی طاقت بن رہا ہے۔

جاپان ہے تو بہت ترقی یافتہ ملک ہے، وہاں بھی ٹیکنالوجی میں ترقی ہے اور حیرت انگیز ترقی نظر آتی ہے۔ اکثریت دنیا کی رسوم کے پیچھے لگی ہوئی ہے لیکن مذہب سے دُوری ہے اور وہ یہ کہنے والے ہیں جو میں نے مثال دی کہ خدا کے لئے نعوذ باللہ میرے پاس وقت نہیں ہے۔ اکثریت کا یہی نظریہ ہے۔ کیسا خدا، کونسا خدا؟ بیشک اخلاقی لحاظ سے یہ لوگ بڑے آگے ہیں لیکن دنیاداری نے مذہب سے دور کر دیا ہے۔ بظاہر کہنے کو اگر جاپانیوں سے پوچھو تو روایتی مذہب ان کا شنٹو ازم ہے لیکن حقیقت میں یہ لوگ شنٹو ازم، عیسائیت اور بدھ ازم کا ایک عجیب ملغوبہ یا عجیب مجموعہ بن چکے ہیں۔ عملاً صرف رسومات کی حد تک پیدا ہونے، زندگی گزارنے اور مرنے کے بعد کے جو مراحل ہیں وہ مختلف stages میں مختلف مذاہب ادا کر رہے ہیں لیکن بہرحال دین سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ مغرب کی اکثریت جیسا کہ میں نے کہا، خدا تعالیٰ کو بھلا بیٹھی ہے اور نہ صرف یہ کہ خدا تعالیٰ کو بھلا بیٹھی ہے بلکہ خدا تعالیٰ کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ مذہب کو ایک بوجھ سمجھا جاتا ہے۔ چرچوں میں جانے والے کوئی نہیں۔ عیسائیت کہتی تو ہے کہ ہم کوشش کر رہے ہیں لیکن چرچ فروخت ہو رہے ہیں۔ پس یہ دنیا اس وقت بے حال ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا دنیاوی لحاظ سے ہمارے وسائل نہ ہونے کے برابر ہیں۔ ان دنیاداروں کے سامنے ہمارے وسائل جو ہیں ایک ذرہ کی بھی حیثیت نہیں رکھتے۔

پس یہ جو سب باتیں ہیں یہ فکر پیدا کرتی ہیں اور فکر پیدا کرنے والی ہونی چاہئیں کہ ایسے حالات میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو کیسے آگے بڑھائیں گے؟ لیکن خدا تعالیٰ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کے لئے بھیجا ہے، خدا تعالیٰ جس نے زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو بھیجا، اُس نے ہمیں فرمایا کہ مجھ میں ہو کر میرے راستوں کو تلاش کرو۔ اور خدا تعالیٰ میں ہو کر اُس کے راستے کی تلاش کس طرح کرنی ہے؟ فرمایا یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ (البقرۃ:154) کہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، صبر اور دعا کے ساتھ اللہ کی مدد مانگو، اللہ یقیناً صابروں کے ساتھ ہوگا۔ پس یہ اللہ ہے جس سے مدد مانگی جائے تو بڑی سے بڑی روک بھی ہوا میں اُڑ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جو تمام قدرتوں والا ہے، اللہ تعالیٰ جو اپنے جلال کے ساتھ سب طاقتوں کا مالک ہے، وہ ہر انہونی چیز کو ہونی کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک ہر زمانے اور ہر قوم اور ہر

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Love For All Hatred For None
SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.
Employee Background Verification Company, Bangalore
Website: www.sparshinfo.co.in
DIRECTOR VALIYUDDIN K
"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

انسان کے لئے نجات دہندہ کے طور پر بنا کر بھیجا ہے جس نے قرآنِ کریم آپ پر نازل فرما کر تمام انسانوں کے لئے شریعت کو کامل کر دیا جس میں ہر زمانے کے دینی اور دنیاوی مسائل کا حل بھی ہے، جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانے میں اسلام کے احیائے نَو کے لئے بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ جب ایسے حالات آئیں کہ روکیں سامنے نظر آئیں، جب ایسے حالات آئیں کہ تمہاری عقلیں فیصلہ کرنے سے قاصر ہوں اُس وقت تم صبر اور صلوۃ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگو۔

پس اگر خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی مدد مانگو گے تو بظاہر مشکل کام بھی آسان ہوتے چلے جائیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اُس کے دین نے غالب آنا ہے لیکن تمہیں اس غلبہ کا حصہ بننے کے لئے صبر اور صلوٰۃ کی ضرورت ہے۔ لیکن کیسے صبر اور کیسی صلوٰۃ کی ضرورت ہے؟ اُس کے لئے پہلے اصول بیان ہو چکا ہے کہ اللہ میں ہو کر مجاہدہ کرو۔

صبر کے مختلف معنی لغات میں درج ہیں۔ مثلاً صبر یہ ہے کہ مستقل مزاجی اور کوشش سے برائیوں سے بچنا۔ ایک مومن اور ایک احمدی کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اس دنیاوی دور میں جب ہر طرف سے شیطانی حملے ہو رہے ہیں اور برائیاں ہر کونے پر منہ کھولے کھڑی ہیں ان برائیوں سے بچنے کے لئے جہاد کرے۔ اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔ پھر صبر کا مطلب ہے کہ نیکی پر ثابت قدم رہے۔ یہ نہیں کہ وقتی نیکی ہو اور جب کہیں دنیا کا لالچ اور بدی کی ترغیب نظر آئے تو نیکی کو بھول جاؤ۔ اعمالِ صالحہ بجالانے کی طرف ہمیشہ توجہ رہے۔ ان اعمالِ صالحہ کی قرآنِ کریم میں تلاش کی ضرورت ہے۔ پھر صبر یہ ہے کہ ہر صورت میں اپنے معاملات خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کرنا۔ ہر مشکل میں، ہر پریشانی میں، ہر تکلیف میں خدا تعالیٰ کے سامنے معاملہ پیش کرنا۔ کسی بھی بات میں کوئی جزع فزع نہیں۔ پس صبر کی یہ حالتیں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ کی مدد شاملِ حال ہوگی۔ روحانی مدارج میں ترقی ہوگی۔ دنیا کی کروڑوں کی جو دولت ہے اُس کے مقابلے میں ایک مومن کا ایک پاؤنڈ، ایک ڈالر، ایک روپیہ جو ہے وہ وہ کام دکھائے گا جو دنیا کو حیران کر دے گا۔ پھر صبر کے ساتھ برائیوں سے بچنے اور نیکیوں پر ثابت قدم ہونے اور خدا تعالیٰ کے حضور اپنے معاملات پیش کرنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صلوٰۃ کی بھی ضرورت ہے۔ اور صلوٰۃ کے بھی مختلف معنی ہیں۔

صلوٰۃ کے ایک معنی نماز کے ہیں۔ یعنی یہاں جو نصیحت ہے کہ مومنوں کو نماز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنی چاہئے اور نماز کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ صبر کے اعلیٰ نتائج اُس وقت ظاہر ہوں گے جب نمازوں کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔ پھر اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرو، استغفار کرو۔ صلوٰۃ میں یہ سب معنی آجاتے ہیں۔ پھر صرف یہ ظاہری نماز نہیں بلکہ دعاؤں کی طرف اُن کا حق ادا کرتے ہوئے توجہ کرو۔ خدا تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کرو۔ اُن کے بھی حق ادا کرو تاکہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو تاکہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہو۔

پس یہ وسعت صبر اور صلوۃ میں پیدا ہوگی تو اللہ تعالیٰ کی مغفرت بھی حاصل ہوگی اور تمام کام آسان ہوں گے اور ہوتے چلے جائیں گے، انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے اور فضل اور رحم کے دروازے کھلیں گے۔

پس ایک مومن کا یہ کام ہے کہ اپنی کوششوں، اپنی عبادتوں، اپنی دعاؤں، اپنے اخلاق کو انتہا تک پہنچاؤ۔ جو کچھ تمہارے بس میں ہے وہ کر گزرو، پھر معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو۔ لیکن اگر صبر کا حق ادا نہیں کرو گے، اگر صلوٰۃ کا حق ادا نہیں کر رہے تو پھر یقیناً اللہ تعالیٰ کے انعامات کے حصہ دار نہیں بن سکتے۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ صبر کا ایک مطلب برائیوں سے بچنا بھی ہے، اس کے لئے توبہ اور استغفار کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ:

سچی توبہ اُس وقت ہوتی ہے جب ان تین باتوں کا خیال رکھا جائے۔ پہلی بات یہ کہ اُن تمام خیالات اور تصورات کو دل سے نکال دو جو دل کے فساد کا ذریعہ بن رہے ہیں، جو غلط کاموں کی طرف ابھارتے اور اُکساتے ہیں۔ یعنی جو بھی برائی دل میں ہے یا جس برائی کا خیال آتا ہے اُس سے کراہت کا تصور پیدا کرو۔ تمہیں کراہت آنی چاہئے۔ دوسری بات یہ کہ برائی پر ندامت اور شرم کا اظہار کرو۔ اپنے دل میں اتنی مرتبہ اُسے برا کہو کہ شرمندگی پیدا ہو جائے۔ دوسری بات ندامت اور شرم کا اظہار ہے اور تیسری بات یہ کہ ایک پکا اور مصمم ارادہ کرو کہ یہ برائی میں نے دوبارہ نہیں کرنی۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد اوّل صفحہ 88-87۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

صبر میں یہی حالت پیدا کی جاتی ہے، تبھی صبر صحیح صبر کہلاتا ہے۔ پس اگر ہم نے اپنی یہ عادت کر لی اور اپنے صبر اور صلوٰۃ کے معیار حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کی تو اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی تائیدی نشان ظاہر ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ وہ نشانات جن کا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے ہم بھی دیکھیں گے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ نہ ہم برائیوں سے بچنے کی کوشش کر رہے ہوں، نہ ہم نیکیوں پر قدم مار رہے ہوں، نہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کی روح کو سمجھ رہے ہوں، نہ ہم اپنے ہر معاملے میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کر رہے ہوں، نہ ہم مخلوق کے حق ادا کر رہے ہوں، نہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی طرف توجہ دے رہے ہوں جس کی برکت سے ہم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے بن جاتے ہیں، نہ ہم نمازوں کا حق ادا کر رہے ہوں اور پھر بھی ہم یہ توقع رکھیں کہ دنیا کو ہم نے اسلام کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ ان مقاصد کو اور اغراض کو پورا کرنا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی ہیں۔

دنیا اسلام کے جھنڈے تلے آئے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ ضرور آئے گی لیکن اگر ہم نے اپنے حق ادا نہ کئے اور اپنے صبر اور صلوۃ کو انتہا تک نہ پہنچایا تو پھر ہم اُس فتح کے حصہ دار نہیں ہو سکیں گے۔ پس یہ حق ادا کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ دنیا کو ہم یہی بتاتے ہیں کہ ایک دن ہم نے دنیا پر غالب آنا ہے۔ اس دورے کے دوران بھی نیوزی لینڈ میں ایک جرنلسٹ نے مجھے سوال کیا کہ تم تھوڑے سے ہو، تمہیں یہاں مسجد کی کیا ضرورت ہے؟ پہلے ایک ہال موجود ہے۔ تو میں نے اُسے یہی کہا تھا کہ آج تھوڑے ہیں لیکن اس تعلیم کے ذریعہ جو قرآنِ کریم میں ہمیں ملی، ایک دن انشاء اللہ تعالیٰ کثرت میں بدل جائیں گے اور ایک کیا کئی مسجدوں کی ضرورت ہمیں یہاں پڑے گی۔ پس اس کے لئے دنیا میں ہر جگہ کوشش اور اپنی حالتوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔

لیکن یہاں میں افسوس سے یہ کہوں گا کہ نمازوں عبادتوں کی طرف، اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی طرف ہماری، جو توجہ ہونی چاہئے وہ نہیں ہے ہماری۔ مثلاً کل پرسوں کی بات ہے۔ ایک خاتون ملاقات کے دوران آئیں اور بڑے روتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آپ کہتے ہیں کہ مسجدیں بناؤ اور مسجدیں آباد کرو۔ مسجدوں کی رونق بڑھاؤ، صلوٰۃ کا حق ادا کرو لیکن جب آپ چلے جاتے ہیں تو مسجد میں حاضری بہت کم ہو جاتی ہے۔ اگر تو یہ حاضری دور سے آنے والوں کی وجہ سے کم ہوتی ہے، جو میرے یہاں ہونے کی وجہ سے مسجد فضل میں آتے ہیں (وہ مسجد فضل کی بات کر رہی تھیں) تو یہ اور بات ہے۔ لیکن پھر دُور سے آنے والے اگر یہاں نہیں آتے تو اپنے سینٹروں میں یا اپنی مساجد میں نماز باجماعت ادا کرنے والے ہونے چاہئیں۔ اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ یہ جو آنے والے ہیں یہ (ادا) کرتے بھی ہوں گے۔ لیکن اگر حاضری کی یہ کمی قریب رہنے والوں کے نہ آنے کی وجہ سے ہے تو پھر بڑی قابلِ فکر ہے اور اس طرف ہمیں توجہ کرنی چاہئے۔ اسی طرح آسٹریلیا کے دورے کے بعد مجھے وہاں سے کسی نے خط لکھا کہ مسجد کی حاضری بہت کم ہو گئی ہے۔ پس چاہے وہ آسٹریلیا ہے یا یوکے ہے یا کوئی اور ملک ہے یاد رکھیں کہ اگر انقلاب لانا ہے، اگر اُس ذمہ داری کو نبھانا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے کے لئے ہم پر ہے، اگر بیعت کا حق ادا کرنا ہے تو مسجدوں کی یہ رونقیں عارضی نہیں بلکہ مستقل قائم کرنی ہوں گی۔ اپنی تمام حالتوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرنی ہوگی۔ اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے ہوں گے۔ نشان تبھی ظاہر ہوں گے جب صبر اور صلوۃ کے حق ادا ہوں گے۔ جب اپنے نفس کو کامل طور پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہم فنا کریں گے۔ جب توحید پر قائم ہونے کا حق ادا کریں گے۔ اور جب یہ ہوگا تو اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کا نظارہ بھی ہم دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ خود مدد کے لئے اُترے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی تمام تر طاقتوں اور حسن کے جلووں سے ہماری مدد کو آئے گا اور دنیادار ممالک اور دنیاوی طاقتوں کے عوام کے دل اللہ تعالیٰ اس طرف پھیر دے گا۔ ہمارے کاموں میں برکت پڑے گی اور دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو پہچان کر آپ کے جھنڈے تلے آئے گی۔ توحید کا قیام ہوگا اور خدا تعالیٰ کی ذات کے انکاری خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنا حق ادا کر کے یہ نظارے دیکھنے والے ہوں۔

جمعہ اور عصر کی نمازوں کے بعد مَیں جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ یہ مکرم ڈاکٹر بشیر الدین اُسامہ صاحب امریکہ کا ہے جن کی 2 رنومبر کو 82 سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ انہوں نے 1955ء میں احمدیت قبول کی تھی اور ابتدائی افریقن امریکن احمدیوں میں سے تھے۔ نمازوں کے بڑے پابند، بڑے باوفا اور سلسلہ کا درد رکھنے والے غیرت مند، خلافت کے فدائی، دعا گو وجود تھے۔ نہایت جوشیلے لیکن بہت منکسر المزاج اور عاجز انسان تھے۔ ان کو ربوہ کی زیارت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے شرفِ ملاقات کی بھی سعادت ملی۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بھی ان کی ایک مرتبہ ملاقات ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ بھی کئی بار ملاقات ہوئی۔ ان سے ان کو پیار بھی بڑا تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا بھی آپ سے بڑا خاص تعلق تھا۔ آپ نے اپنی اہلیہ کے ہمراہ حج بیت اللہ کی بھی توفیق پائی۔ گزشتہ بیس سال سے Cleveland میں نائب صدر جماعت کی حیثیت سے خدمات بجالا رہے تھے۔ خدمتِ خلق کا بہت جذبہ رکھتے تھے۔ بالخصوص اپنے افریقن امریکن بھائیوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ پچاس کی دہائی میں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک چھوٹا سا کتابچہ لکھنے کی توفیق پائی۔ پیشے کے لحاظ سے Dentist تھے اور آپ کی اہلیہ محترمہ فاطمہ اُسامہ صاحبہ جو تھیں، یہ بھی کافی عرصہ Cleveland کی لجنہ کی صدر رہی ہیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے مقیت اُسامہ جن کی چھپن سال عمر ہے اور ظفر اللہ اسامہ صاحب یادگار چھوڑے ہیں۔ ان دونوں کا بھی جماعت سے بڑا خاص اور گہرا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں اور ان کی نسلوں کو ہمیشہ جماعت سے وابستہ رکھے۔

❀❀❀

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان

لوتھرا جیولرز قادیان

Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com

LUTHRA JEWELLERS
SIGN OF PURITY
Since 1948

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۶

جیسے خدا تعالیٰ نے صوم وصلوٰۃ اپنے لیے فرض کیا ہے اسی طرح اس کو بھی فرض ٹھہرایا ہے کہ حقوق العباد کی حفاظت ہو۔ فرمایا جو شخص ہمدردی کو چھوڑتا ہے وہ دین کو چھوڑتا ہے۔ قرآن شریف فرماتا ہے۔ مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًۢا بِغَیۡرِ نَفۡسٍ اَوۡ فَسَادٍ یعنی جو شخص کسی نفس کو بلاوجہ قتل کر دیتا ہے وہ گویا ساری دنیا کو قتل کرتا ہے۔ ایسا ہی میں کہتا ہوں کہ اگر کسی شخص نے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی نہیں کی تو اس نے ساری دنیا کے ساتھ ہمدردی نہیں کی۔ زندگی سے اس قدر پیار نہ کرو کہ ایمان ہی جاتا رہے۔ حقوق اخوت کو کبھی نہ چھوڑو۔ اگر اس بات کو بھی سمجھ لیں ہم لوگ تو بہت سارے ہمارے لڑائی جھگڑے، رنجشیں، مقدمے سب ختم ہو سکتے ہیں۔ فرمایا یاد رکھو کہ سارے فضل ایمان کے ساتھ ہیں، ایمان کو مضبوط کرو۔ قطع حقوق معصیت ہے۔ جب حقوق کو کاٹو گے، ختم کرو گے تو یہ گناہ ہے۔ فرمایا یہ جماعت جس کو خدا تعالیٰ نمونہ بنانا چاہتا ہے اگر اس کا بھی یہی حال ہوا کہ ان میں اخوت اور ہمدردی نہ ہو تو بڑی خرابی ہوگی۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت جس سے مخالف بُغض رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ جماعت ہلاک اور تباہ ہو جاوے، اس کو یاد رکھنا چاہیے کہ میں اپنے مخالفوں سے باوجود اُن کے بغض کے ایک بات میں اتفاق رکھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ یہ جماعت گناہوں سے پاک ہو اور اپنے چال چلن کا عمدہ نمونہ دکھاوے۔ وہ قرآن شریف کی سچی تعلیم پر سچی عامل ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں فنا ہو جاوے۔ ان میں باہم کسی قسم کا بغض و کینہ نہ رہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ پوری اور سچی محبت کرنے والی جماعت ہو۔ لیکن اگر کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہو کر بھی اس غرض کو پورا نہیں کرتا اور سچی تبدیلی اپنے اعمال سے نہیں دکھاتا تو وہ یاد رکھے کہ دشمنوں کی اس مراد کو پورا کر دے گا۔ وہ یقیناً اس کے سامنے تباہ ہو جاوے گا۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کا رشتہ نہیں اور کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ اولاد جو انبیاء کی اولاد کہلاتی تھی۔ یعنی بنی اسرائیل جن میں کثرت سے نبی اور رسول آئے اور خدا تعالیٰ کے عظیم الشان فضلوں کے وہ وارث اور حقدار ٹھہرائے گئے تھے۔ لیکن جب اس کی روحانی حالت بگڑی اور اُس نے راہِ مستقیم کو چھوڑ دیا۔ سرکشی اور فسق و فجور کو اختیار کیا۔ نتیجہ کیا ہوا؟ ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ۔ کے مصداق ہوئے۔ خدا تعالیٰ کا غضب ان پر ٹوٹ پڑا۔

یہ کس قدر عبرت کا مقام ہے۔ بنی اسرائیل کی حالت ہر وقت ایک مفید سبق ہے۔ اسی طرح یہ قوم جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے وہ قوم ہے کہ خدا تعالیٰ اس پر بڑے بڑے فضل کرے گا۔ لیکن اگر کوئی اس جماعت میں داخل ہو کر خدا تعالیٰ سے سچی محبت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل اتباع نہیں کرتا وہ چھوٹا ہو یا بڑا کاٹ ڈالا جائے گا اور خدا تعالیٰ کے غضب کا نشانہ ہوگا۔ پس تمہیں چاہیے کہ کامل تبدیلی کرو اور جماعت کو بدنام کرنے والے نہ ٹھہرو۔ پس یہ وہ معیار ہے جو ہم نے سب نے حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اور کرنی چاہئے۔ تقویٰ پر چلنا، اپنے اعمال کی اصلاح کرنا، اپنے ایمان کے معیار بلند کرنا، یہ باتیں کوئی معمولی باتیں نہیں ہیں۔ ہم نے زمانے کے امام کو مانا ہے تو اُس کی توقعات پر پورا اُترنے کے لئے ہمیں پوری طرح سعی و کوشش کرنی چاہئے۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو ہمیں انجام دینے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور ہر بدی سے ہمیں مکمل طور پر نفرت کا اظہار کرنا چاہئے۔ محبت، پیار اور اخوت کو بڑھانے کی ہمیں ضرورت ہے۔

ہمیں ایک دوسرے کا مددگار بننے کی ضرورت ہے۔ تبھی ہم اپنی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آج میں پھر یاددہانی کے طور پر آپ کو اسلامی ممالک خاص طور پر سیریا وغیرہ یا مصر جہاں فساد ہیں، شام خاص طور پر، بہت زیادہ ظلم ہو رہے ہیں وہاں، اُن کے لئے دعا کے لئے کہنا چاہتا ہوں۔ اسی طرح پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی، پاکستان میں احمدیوں پر بہت ظلم ہیں اور ہر طرح سے اُن کو عدمِ تحفظ کا احساس دلایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور یہ لوگ جو فتنہ پرداز اور امن برباد کرنے والے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ اپنی پکڑ میں لے جلدی۔

❁❁❁

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔“ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیما پوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

برہ پورہ میں لائبریری کا قیام

اللہ کے فضل سے مورخہ ۳ جنوری ۲۰۱۴ بروز جمعہ احمدیہ مسجد برہ پورہ کے ساتھ لائبریری کا قیام عمل میں آیا اور پنجوقتہ اذان اور جلسوں کی کاروائی کے لئے لاؤڈ اسپیکر کی تنصیب ہوئی۔ جماعت احمدیہ برہ پورہ کی مسجد مولوی غفور صاحب مبلغ سلسلہ کے زمانے میں ۳۹-۱۹۳۸ میں بنی۔ اس کا پرانا حصہ 22x14 فٹ کے ہال اور ایک کچے برآمدہ پر مشتمل تھا۔ ۱۹۷۴ء میں مستورات کیلئے پرانی مسجد کے ہی سائز کا دوسرا ہال بنایا گیا۔ بعد ازاں مسجد کے اوپر دو بڑے بڑے ہال بنوائے گئے جن میں جماعتی ضروریات کے مدنظر دفاتر بنائے گئے۔ احمدیہ مسلم لائبریری کے قیام اور لاؤڈ سپیکر پر پانچوں وقت اذان اور درس کے انتظامات سے تمام احباب جماعت خصوصاً خدام میں بہت امنگ اور خوشی ہے وہیں دوسری طرف مخالفین کی ریشہ دوانیاں بھی تیز ہوگئی ہیں۔ احباب جماعت سے اس کے بہتر نتائج ظاہر ہونے اور شر پسندوں کے مکر و شر سے محفوظ رہنے اور زیادہ سے زیادہ مقبول خدمات دینیہ کے بجالانے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد عبدالباقی۔ امیر ضلع بھاگلپور)

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سٹڈی
ابراڈ
Prosper Overseas
is the India's Leading
Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ نیوزی لینڈ 2013ء

خطبہ جمعہ سے ’’مسجد بیت المقیت‘‘ اور نیوزی لینڈ کے جلسہ سالانہ کا افتتاح۔ ذیلی تنظیموں خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ نیوزی لینڈ کی نیشنل مجالس عاملہ کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ الگ الگ میٹنگز۔ مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کا جائزہ اور حضور انور کی اہم ہدایات

مسجد بیت المقیت کے افتتاح کے حوالہ سے خصوصی تقریب کا انعقاد

❁......آپ کی امن اور ایک دوسرے کے احترام کی روایات بہت نمایاں ہیں۔ ❁......ماؤری زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ نیوزی لینڈ کے لئے ایک عظیم تحفہ ہے۔

(مختلف معزز مہمانوں کے ایڈریسز)

اسلام تعلیم دیتا ہے کہ خدا کا حقیقی عبادت گزار جو اس کے حقوق ادا کرتا ہو، اسے لازماً ہمیشہ لوگوں کے حقوق بھی ادا کرنے ہوں گے۔

احمدیہ جماعت کی 125 سالہ تاریخ ثابت کرتی ہے کہ جہاں کہیں بھی دنیا میں ہماری مساجد بنی ہیں، وہ صرف اچھائی اور نیک مقاصد کے لئے استعمال ہوئی ہیں۔ کبھی بھی ہماری مساجد سے فتنہ وفساد پیدا نہیں ہوا اور نہ ہی کبھی ایسی آواز بلند ہوئی ہے جس میں ملک سے بے وفائی جھلکتی ہو۔

عالمی جنگ چھڑ جانے کا بہت خطرہ ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض ممالک اور حکومتیں اپنے عوام کے حقوق ادا نہیں کر رہیں اور مقابل پر عوام بھی اپنے لیڈروں اور حکومتوں کے حق ادا نہیں کر رہے۔ نہ ہی اہم طاقتیں عالمی سطح پر انصاف پر مبنی فیصلے لے رہی ہیں اور نہ ہی چھوٹے ممالک اپنی ذمہ داریاں سمجھ رہے ہیں۔

(مسجد بیت المقیت کے افتتاح کے موقع پر منعقدہ تقریب میں حضور انور کا خطاب)

Sunday Star Times کے نمائندہ کا حضور انور سے انٹرویو۔

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

یکم نومبر بروز جمعۃ المبارک 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا پانچ بجے ’’مسجد بیت المقیت‘‘ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی اور نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا قیام Quest Apartments میں ہے۔ یہاں سے ’’مسجد بیت المقیت‘‘ آنے کے لئے بیس منٹ کا سفر ہے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ آج جمعۃ المبارک کا دن نیوزی لینڈ (New Zealand) کی سرزمین پر ایک غیر معمولی اہمیت کا حامل اور تاریخ ساز دن تھا۔

آج نیوزی لینڈ کی سرزمین پر جو کہ دنیا کا ایک کنارہ کہلاتی ہے جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کی پہلی مسجد ’’مسجد بیت المقیت‘‘ کا افتتاح خطبہ جمعہ کے ساتھ ہو رہا تھا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ جمعہ دنیا کے اس کنارہ سے، دنیا کے تمام دوسرے کناروں تک MTA کے ذریعہ براہ راست Live نشر ہو رہا تھا اور ساری دنیا کے ممالک اور جماعتوں میں یہ خطبہ جمعہ دیکھا اور سنا جا رہا تھا۔

جماعت نیوزی لینڈ اپنے قیام کے 25 سال مکمل ہونے پر سال 2013ء کو سلور جوبلی سال کے طور پر منا رہی ہے اور آج خطبہ جمعہ کے ساتھ ان کے 25 ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح بھی ہو رہا تھا۔ ان کے اس سلور جوبلی کے جلسہ میں بھی خلیفۃ المسیح بنفس نفیس شرکت فرما رہے تھے۔ آج کا انتہائی مبارک اور بابرکت دن، جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

الٰہی جماعتوں کی تاریخ میں بعض ایسے ایام آیا کرتے ہیں، جن میں آئندہ کے لئے عظیم الشان کامیابیوں کی بنیاد رکھی جاتی ہے اور فتوحات کے نئے باب کھلتے ہیں۔ آج جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ بھی اللہ کے اس پہلے گھر کی تعمیر کے ساتھ کامیابیوں کے ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس نئے دور کو غیر معمولی برکتوں کے حصول کا حامل بنا دے۔

مسجد بیت المقیت کا افتتاح

ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے ’’مسجد بیت المقیت‘‘ تشریف لائے اور سب سے پہلے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ جمعہ

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیات کی تلاوت اور ان کا ترجمہ پیش فرمایا:

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ○ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ○ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

(النور: 39-37)

ان آیات کا ترجمہ ہے۔ ’’کہ ایسے گھروں میں جن کے متعلق اللہ نے اذن دیا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اس کے نام کا ذکر کیا جائے۔ ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ ایسے عظیم مرد جنہیں نہ کوئی تجارت اور نہ کوئی خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے یا نماز کے قیام سے یا زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل کرتی ہے۔ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل (خوف سے) الٹ پلٹ ہو رہے ہوں گے اور آنکھیں بھی۔ تاکہ اللہ اُنہیں اُن کے بہترین اعمال کے مطابق جزا دے جو وہ کرتے رہے ہیں اور اپنے فضل سے اُنہیں مزید بھی دے اور اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کو باقاعدہ اپنی مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے لئے یہ مسجد ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ نیوزی لینڈ کی جماعت چھوٹی سی جماعت ہے۔ چھوٹے بڑے ملا کر کل 400 افراد ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد بڑی اچھی اور خوبصورت بنائی ہے۔ اور اس میں جماعت کی موجودہ تعداد سے زیادہ کی گنجائش ہے۔ اللہ کرے کہ یہ جلد اپنی گنجائش سے باہر نکلنا شروع ہو جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہت سے کام کرنے والوں نے دن رات بڑی محنت سے کام کیا۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ بعض افرادِ جماعت نے بغیر اس بات کی پرواہ کئے کہ دن ہے یا رات، بڑی لگن اور بڑے جذبے سے یہاں خدمت کی ہے۔ اور یوں جیسا کہ ہماری روایت ہے، خود کام کر کے اخراجات کی بچت بھی کی ہے۔ اس پر مسجد، ہال اور دوسری چیزیں ملا کے ساڑھے تین ملین کے قریب خرچ ہوا ہے جس میں سے 1.3 ملین مسجد پر خرچ ہوا اور باقی کچن اور Renovation پر۔ تعداد تھوڑی ہونے کی وجہ سے جماعت فوری طور پر اتنی بڑی رقم جمع نہیں کر سکی یا جو وعدے تھے وہ پورے نہیں ہو سکے۔ اس لئے قرض بھی لینا پڑا۔ لیکن یہ قرض مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ افرادِ جماعت جلد اتار دیں گے۔ کیونکہ جماعت کو یہاں قائم ہوئے اس سال 25 سال ہو گئے ہیں۔ اس لئے جماعت کی شدید خواہش تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ یقیناً یہ خواہش ہوگی کہ باوجود جماعت کی تعداد کم ہونے کے کم از کم ایک مسجد کا تحفہ ضرور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کی صورت میں یہ تحفہ پیش کیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ یاد رکھیں کہ جس جذبے کے تحت آپ نے یہ تحفہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا ہے یہ قرض کا تحفہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ جلد سے جلد قرض اتارنے کی طرف توجہ ہونی چاہیے۔ اور اس کی ادائیگی کی کوشش ہونی چاہیے تاکہ آپ اپنی خالص قربانی اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے والے بنیں۔ جماعت نے یہ قرض اس توقع اور آپ افرادِ جماعت پر حسنِ ظن کرتے ہوئے لیا ہے کہ احباب اپنی قربانیوں سے اس مسجد کی تعمیر کریں گے چاہے وہ قربانیاں دیر سے ادا ہوں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے اس

دنیا میں خدا تعالیٰ کا گھر بنایا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کیلئے گھر بنائے گا۔ پس کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی جنت کا حصول نہ چاہتا ہو اور اپنے لیے جنت میں گھر نہ چاہتا ہو۔ یقیناً کوئی احمدی بھی کبھی بھی یہ سوچ نہیں سکتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا نہ بنے۔ وہ جنت میں خدا تعالیٰ کی طرف سے انعام کے طور پر دیئے گئے گھر کی خواہش نہ رکھتا ہو۔ جماعت احمدیہ کی یہ خوبصورتی دنیا میں ہر جگہ پائی جاتی ہے کہ وہ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ہیں۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مالی قربانیوں کی جو جاگ اپنے صحابہ میں لگائی تھی تا کہ اسلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچایا جا سکے اور جس کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ بے انتہا اخلاص اور محبت کو دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت دنیا میں اس زمانے میں آج سو سال بعد بھی جماعت کے افراد کی یہ حالت ہے۔ قطع نظر اس کے کہ کون کس ملک سے تعلق رکھتا ہے وفا اور اخلاص میں سب احمدی بڑھے ہوئے ہیں۔ نیوزی لینڈ میں جو اس وقت جماعت کی تعداد ہے اس میں ساٹھ فیصد سے اوپر فجی سے لوگ یہاں آئے ہوئے ہیں اور تقریباً 23 فیصد پاکستانی مہاجر ہیں اور باقی دوسری قومیں ہیں گو یہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے لیکن متفرق قوموں کے لوگ ہیں مگر اخلاص و وفا میں ہر ایک، ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف ظاہری اخلاص اور وقتی طور پر چاہے وہ وقت کی قربانی ہو یا مال کی قربانی ہو، ایک حقیقی مومن کے لئے کافی نہیں ہے بلکہ مستقل مزاجی سے نیکیوں پر قدم مارنا، اور تقوٰی پر چلنا اور اپنی پیدائش کے مقصد کو ہمیشہ یاد رکھنا یہ ایک حقیقی مومن کی شان ہے، اور شان ہونی چاہئے۔ اور مقصدِ پیدائش کے بارے میں خدا تعالی نے جو ہمیں توجہ دلائی ہے اُسے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہم احمدیوں نے وہ حقیقی مومن بنا ہے جو ان خصوصیات کے حامل ہوں۔ یہاں نماز سینٹر تو پہلے بھی تھا لیکن سینٹر اور باقاعدہ مسجد میں ایک ظاہری فرق بھی ہے۔ سینٹر ایک ہال ہے۔ مسجد میں گنبد بھی ہوتا ہے، مینارہ بھی ہوتا ہے اور مسجد کے نام سے ہی اس کا ایک علیحدہ تقدس بڑھتا ہے۔ جب میں نے پہلے دورے میں آپ کو کہا تھا کہ باقاعدہ یہاں مسجد بنائیں تو ایک تو یہ مقصد تھا کہ مسجد کا مینارہ اور گنبد آپ کو یاد دلاتا رہے کہ ہم نے مال اور وقت کو قربان کرنے کے بعد جو مسجد بنائی ہے اِس کا ہم نے حق بھی ادا کرنا ہے اور دوسرا یہ کہ مسجد کا مینارہ اور گنبد اردگرد کے ماحول کے لئے بھی قابلِ توجہ ہوتا ہے اور اس سے تبلیغ کے راستے بھی کھلیں گے۔ لوگوں کی اس طرف توجہ پیدا ہوگی اور اسلام کی حقیقی تصویر دیکھنے کی تلاش میں لوگ یہاں آئیں گے یا ویسے تجسس میں آئیں گے کہ یہ کیسے لوگ ہیں، کیسے مسلمان ہیں؟ ابھی تک میں نے یہی دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد کی تعمیر کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ مسلمہ کا تعارف کئی گنا بڑھ جاتا ہے اور اس تعارف کی وجہ سے پھر اس مسجد کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ بھی پیدا ہوتی ہے۔ جو یہاں رہنے والے لوگ ہیں وہ اس مسجد کا حق ادا کرنے والے ہوتے ہیں۔ افرادِ جماعت کو اس طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور ہونی چاہئے کہ ہم نے یہ حق ادا کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسجد کا حق کیا ہے؟ سب سے پہلا حق تو یہی ہے کہ تمہاری تجارتیں، تمہارے کاروبار، تمہاری مصروفیات تمہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دُور کرنے والی نہ ہوں بلکہ یہ تجارتیں نمازوں اور ذکر کی طرف بھی تمہیں توجہ دلانے والی ہوں۔ جب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کی آواز آئے کہ اے لوگو! نماز کی طرف آؤ تو کاروبار بھول جاؤ، سب تجارتیں بھول جاؤ اور مسجد کی طرف دوڑو۔ اب یہ بھی اس زمانے میں کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہمارے تو فاصلے بہت ہیں اذان بھی اندر ہوتی ہے آواز تو نہیں آتی۔ تو اس کے لئے پھر کیا کیا جائے؟ تو اس کے لئے تو آپ کو ویسے ہی احساس دلاتے رہنا چاہئے کہ ہم نے مسجد بنائی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کریں، اپنے مقصدِ پیدائش کو پہچانیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دوسرے میں نے پہلے بھی کئی دفعہ کہا ہے کہ آجکل ہر ایک موبائل فون جیب میں ڈالے پھرتا ہے تو پھر اس کا بہترین استعمال کریں کہ نمازوں کے اوقات میں اذان کا اذان کی آواز میں ہی الارم بج جائے اور جو قریب ترین ہیں وہ مسجد میں آئیں اور جو دور ہیں وہ اپنی نمازیں ادا کرنے کی طرف توجہ کریں۔ اپنے کاموں کی جگہ پر جب آپ نمازوں کا خیال رکھتے ہوئے نماز ادا کر رہے ہوں گے تو اردگرد لوگوں کو توجہ پیدا ہوگی کہ تم کون ہو؟ پھر مسجد کی عمارت کا تعارف ایک ذریعہ بن جائے گا۔ آپ اپنے دوستوں کو مسجد میں آنے کی دعوت دیں گے اور یوں اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی ہو رہا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا پیغام غیروں کو پہنچانے کا سلسلہ بھی ساتھ شروع ہو جائے گا۔ اور اس طرح پھر نیکیوں کا سلسلہ اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا بھی بنائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ انقلاب بھی اپنے صحابہ میں پیدا کیا تھا اور اللہ تعالیٰ ان آیات میں اُن لوگوں کی ہی مثال دے رہا ہے جو آپ کے صحابہ تھے کہ یہ کروڑوں کا کاروبار بھی کرتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دل بھرے رہتے تھے۔ نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ رہتی تھی، مالی قربانیوں کی طرف توجہ رہتی تھی اور یہی انقلاب پیدا کرنے کے لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو بھیجا ہے کہ اپنے تعلق کو اللہ تعالیٰ سے مضبوط کرو۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کرو! اپنے اموال کے تزکیہ کے لئے، اس کو پاک کرنے کے لئے مالی قربانیاں دو!

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں اکثر کہتا رہتا ہوں اور جماعت کی تاریخ بھی ہمیں یہی بتاتی ہے، افرادِ جماعت کا رویہ بھی ہمیں یہی بتاتا ہے کہ مالی قربانیوں میں تو جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھی ہوئی ہے، بڑھ رہی ہے اور اس طرف توجہ بھی رہتی ہے لیکن نمازوں کے قیام کی طرف توجہ کی بہت ضرورت ہے۔ عبادتوں کے معیار حاصل کرنے کی ابھی بہت ضرورت ہے۔ پس اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ مسجد کو آباد کریں۔ قیامِ نماز اسی وقت حقیقی رنگ میں ہوتا ہے جب باجماعت نمازیں ادا کی جائیں اور مسجد کی تعمیر کی یہی غرض ہے کہ یہاں باجماعت نماز ادا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یاد رکھیں کہ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ اس مسجد کے بننے کے ساتھ آپ میں پہلے سے بڑھ کر پاک تبدیلیاں ہونی چاہئیں اور اس کے ساتھ ہی تبلیغ کے بھی نئے راستے کھلیں گے، انشاء اللہ تعالیٰ۔ تو آپ کی عملی حالت دیکھ کر لوگوں کو اسلام کی طرف توجہ بھی پیدا ہوگی۔ اس لئے اپنے عملوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تبلیغ کے بارے میں بھی میں ذیلی تنظیموں اور جماعتی نظام کو خاص توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ یہاں بھی صرف اپنے روایتی طریقِ تبلیغ پر انحصار نہ کریں اور بیٹھ نہ جائیں کہ بس ہم جو کر رہے ہیں وہ ہمارے لئے کافی ہے۔ بلکہ تبلیغ کے لئے نئے نئے راستے تلاش کریں، نئے نئے طریق تلاش کریں۔ اسلام کا زیادہ سے زیادہ تعارف کروائیں۔ اب موری زبان میں جو قرآنِ کریم کا ترجمہ ہوا ہے، اس نے بھی جماعت کا ایک تعارف کروایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ تمام انتظامات جو خدا تعالیٰ نے کئے ہیں اگر ہم ان کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے استعمال کریں گے تو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بھی بنیں گے۔ پس آج جہاں اپنی عبادتوں کے حق ادا کرنے کی کوشش کا عہد کریں وہاں اعلیٰ اخلاق کے ذریعہ آپس میں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے محبت اور پیار اور تعاون کو بھی بڑھائیں اور پھر علاقے کے لوگوں کو بھی حقیقی اسلام کا تعارف کروائیں۔ اسلام کے خلاف جو غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہوئی ہیں اُن کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ اگر چہ تعداد تھوڑی ہے لیکن اگر ارادے پختہ ہوں، ہمت جوان ہو تو تھوڑی تعداد بھی بہت کچھ کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی سب کو توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ اتنی خوبصورت مسجد جو آپ نے بنائی ہے ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا میں بیٹھے احمدی بھی دیکھ رہے ہیں۔ احمدیوں کو بھی کچھ خواہش ہوتی ہے، دلچسپی ہوتی ہے کہ اس کی تفصیل بیان کی جائے، تو مختصراً مسجد کے کوائف بھی بتا دوں۔ یہ تو میں بتا ہی چکا ہوں کہ اس پر خرچ کتنا ہوا۔ تین اعشاریہ ایک ملین ڈالر اور مسجد بیت المقیت اس کا نام ہے جو پہلے ہال کا نام تھا۔ اور یہ جگہ اس لحاظ سے بھی اچھی ہے کہ ریلوے اسٹیشن اور شہر کی دو بڑی موٹر وے اس سے چند منٹ کی دوری پر واقع ہیں۔ اور اس جگہ کا کل رقبہ پونے دو ایکڑ ہے جو 1999ء میں خریدی گئی تھی اور 256 مربع میٹر کا ایک ہال موجود تھا۔ 2002ء میں لجنہ کے لئے 112 مربع میٹر کا الگ ایک ہال بنایا گیا۔ اور یہ دونوں ہال اب تک بطور نماز سینٹر استعمال ہو رہے تھے۔ ہال کے اوپر مشنری کا گھر بھی ہے۔ بہرحال 2006ء میں جب میں نے دورہ کیا تو مسجد کے لئے کہا۔ جولائی 2012ء میں اس کی باقاعدہ تعمیر شروع ہوئی اور اگست 2013ء میں تعمیر مکمل ہوئی۔ دو منزلہ مسجد ہے اور نچلی منزل لجنہ کے لئے ہے۔ مسجد کا ہال 239 مربع میٹر ہے۔ نیچے آڈیو ویڈیو روم ہے، کانفرنس روم ہے، اور اس طرح وضو وغیرہ کے لئے سہولیات ہیں۔ باہر سے اس کا منارہ بھی نظر آتا ہے۔ ایم ٹی اے پر دنیا نے دیکھ لیا ہوگا۔ ساڑھے اٹھارہ میٹر اونچا ہے۔ گنبد کا سائز بھی آٹھ میٹر ہے۔ نمازیوں کی گنجائش دونوں ہالوں میں محتاط اندازہ جو کونسل کا ہے اس کے مطابق چھ سو ہے۔ لیکن بہرحال دونوں ہالوں میں ساڑھے سات سو کے قریب نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اور جو پرانی عمارت ہے اُس میں بھی تین سو نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ گویا میرے اندازے کے مطابق تقریباً ایک ہزار کی گنجائش نکل سکتی ہے۔ پارکنگ کے لئے ایک سو سات کاروں کی پارکنگ کی گنجائش ہے۔ لنگرخانہ بھی اس کے ساتھ بنایا گیا ہے جس پر ساڑھے تین لاکھ نیوزی لینڈ ڈالر خرچ ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ میں نے ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسے جماعت کی روایت ہے، افرادِ جماعت نے بڑی بڑھ چڑھ کر قربانیاں دی ہیں۔ خواتین نے اپنے زیور پیش کئے۔ بچوں نے اپنی جمع کی ہوئی جیب خرچ کی رقم مسجد فنڈ میں دی۔ اور پھر یہ کہتے ہیں کہ مہینے کے آخر میں دو مواقع ایسے آئے کہ جماعت کے اکاؤنٹ میں رقم نہیں تھی اور کنٹریکٹر کو payment کرنی تھی تو نیشنل عاملہ اور ذیلی تنظیموں اور دوسرے افراد نے فوری طور پر لاکھ ڈالر یا ان سے بھی اوپر جمع کر کے ادا کر دیئے۔ بعض افراد نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ایک لاکھ ڈالر سے اوپر قربانیاں پیش کیں۔ اس کے علاوہ حسبِ توفیق ہر ایک نے اپنی اپنی بساط کے مطابق قربانیاں دیں۔ غیر معمولی قربانیوں کی توفیق ملی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ میں نے کہا کہ بہت چھوٹی سی جماعت ہے اور خرچ بہت زیادہ ہوا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ اُن سب کو جنہوں نے یہ قربانیاں دی ہیں اور جنہوں نے وقارِ عمل کئے ہیں اور مالی طور پر قربانیاں نہیں دے سکے اور وقت کی قربانی دی، اُن سب کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ ان کے اخلاص و وفا کو بڑھاتا چلا جائے۔ ان کی نسلوں کو بھی احمدیت سے ہمیشہ جوڑے رکھے اور ایمان اور ایقان میں بڑھاتا چلا جائے۔ نمازوں کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ مسجد میں آ کر مسجد کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اپنے گھروں کو بھی ذکرِ الٰہی سے بھرنے والے ہوں۔ حقوق العباد کے جذبے سے پُر ہوں۔ حقیقی اسلام کے پیغام کو پھیلانے کی طرف توجہ دینے والے ہوں اور جیسا کہ میں نے کہا کہ ان دنوں میں آپ کا جلسہ بھی ہو رہا ہے، اس لئے ان دنوں میں خاص طور پر دعاؤں کی طرف بھی توجہ رکھیں۔ یہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب میں پاک تبدیلیاں پیدا فرمائے، پہلے سے بڑھ کر ہمیں اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہو اور پھر ان پاک تبدیلیوں کو ہمیشہ اپنی زندگیوں میں جاری رکھنے والا بنائے۔ اور ہم سب جلسہ پر آنے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو دعائیں کی ہیں اُن سے حصہ لینے والے بھی ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

(خطبہ جمعہ کا مکمل متن اخبار بدر کے 23 جنوری 2014ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے)

آج کے اس اہم اور تاریخی خطبہ جمعہ کے لئے نیوزی لینڈ کی تمام جماعتوں سے احباب جماعت لمبے سفر طے کر کے آک لینڈ پہنچے تھے۔ اس کے علاوہ آسٹریلیا اور جزائر فجی سے بھی ایک بڑی تعداد ساڑھے تین گھنٹے کا سفر بذریعہ جہاز طے کر کے پہنچی تھی۔ علاوہ ازیں یوکے، جرمنی، کینیڈا اور ہمسایہ جزیرہ ملک Samoa سے بھی احباب آک لینڈ پہنچے۔

نیوزی لینڈ کے نیشنل ٹی وی کی جرنلسٹ کا

حضور انور ایدہ اللہ سے انٹرویو

نیوزی لینڈ کے نیشنل TVNZ،TV کی جرنلسٹ

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-1652 2243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

اپنی ٹیم کے ساتھ حضور انور کا انٹرویو لینے کے لئے مسجد بیت المقیت پہنچی ہوئی تھی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے نچلے ہال کی لابی میں تشریف لے آئے جہاں اس جرنلسٹ نے حضور انور کا انٹرویو لیا۔

مسجد کی تعمیر کے مقصد کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: ہم احمدی مسلمان ہیں، تمام مسلمان اور دوسرے تمام مذاہب کی اپنی اپنی عبادت گاہیں ہوتی ہیں۔ یہاں احمدیہ مسلم جماعت کی باقاعدہ مسجد نہیں تھی جہاں سب اکٹھے ہوکر ایک خدا کی عبادت کرسکیں۔ تو اس مسجد کی تعمیر کا بڑا مقصد یہ ہے کہ یہاں پانچ وقت اکٹھے ہوکر ایک خدا کی عبادت کی جائے۔

دوسرا یہ کہ ہماری مسجد سب کے لئے کھلی ہے۔ ہر مذہب سے تعلق رکھنے والا یہاں آکر اپنی عبادت کرسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نجران سے ایک عیسائی وفد مدینہ آیا۔ جب ان کی عبادت کا وقت ہوا تو انہوں نے اجازت چاہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ اپنی عبادت ہماری مسجد میں کرلیں۔ تو ہماری مساجد تمام مذاہب کی عبادت کے لئے کھلی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: پس یہاں نیوزی لینڈ میں ضرورت تھی کہ باقاعدہ ایک مسجد ہو۔ جہاں ایک جگہ جمع ہوکر عبادت کرسکیں۔ اگرچہ پہلے ایک ہال اس کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ لیکن باقاعدہ مسجد نہیں تھی۔

۞... ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ہماری یہ مسجد ہر مذہب کے لئے جو خدا کی عبادت کرنا چاہتا ہے کھلی ہے۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ تمام مذاہب خدا کی طرف سے ہیں۔ ہم سب خدا کی مخلوق ہیں۔ ہم کس طرح کسی کو روک سکتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے یہاں آئے۔

۞... ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اگرچہ یہاں پر ہماری جماعت کی تعداد چارصد کے قریب ہے۔ لیکن مجھے امید ہے کہ ایک دن یہ مسجد نمازیوں سے بھر جائے گی اور ہمیں مزید مساجد کی یہاں ضرورت ہوگی۔

۞... ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں جب نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا اور مساجد ہدایت سے خالی ہوں گی تو اللہ تعالیٰ ایک شخص کو مبعوث فرمائے گا جو سب کو ایک ہاتھ پر جمع کرے گا۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ آنے والا شخص آچکا ہے اور وہ حضرت مرزا غلام احمد آف قادیان بانی جماعت احمدیہ ہیں جو مسیح اور مہدیؑ کے ٹائٹل کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں۔ ہم تمام دنیا میں تبلیغ کررہے ہیں۔ اسلام کا حقیقی پیغام پہنچا رہے ہیں اور لوگ ہمارے ساتھ شامل ہورہے ہیں۔ جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ہوئی تو اس وقت آپ کے ماننے والوں کی تعداد نصف ملین کے قریب تھی اور اب تو ہر سال نصف ملین سے زیادہ لوگ احمدیت میں شامل ہورہے ہیں۔ نیوزی لینڈ میں بھی ہر سال دو سے چار بیعتیں ہوجاتی ہیں لیکن اب انشاء اللہ العزیز اس میں اضافہ ہوگا۔

۞... جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ماؤری زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کی کیا خصوصیت ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہم قرآن کریم کا ہر زبان میں ترجمہ کررہے ہیں **اس وقت تک دنیا کی 72 زبانوں میں ترجمہ کرچکے ہیں۔** ان 72 میں سے ایک زبان ماؤری بھی ہے۔ غانا میں بھی قبائل ہیں۔ ہم نے ان کی زبانوں میں بھی قرآن کریم کا ترجمہ کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے یہ اعلان کیا تھا قُلۡ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَیۡكُمۡ جَمِیۡعًا (الاعراف: 159) تو کہہ دے کہ اے انسانو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ساری دنیا کے نبی ہیں تو پھر یہ ضروری ہے کہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب، آپ کا پیغام دنیا کے ہر شخص تک پہنچے اور ہر شخص کو اسی وقت اس پیغام کی سمجھ آسکتی ہے جبکہ وہ اس کی اپنی زبان میں ہو۔ اس لئے ہم قرآن کریم دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کررہے ہیں تاکہ جو لوگ عربی زبان نہیں جانتے ان تک ان کی اپنی زبان میں ترجمہ پہنچے۔

۞... جرنلسٹ نے سوال کیا کہ دنیا کے مختلف ممالک میں آپ کے خلاف پرسی کیوشن کیوں ہورہی ہے؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں مسیح و مہدیؑ کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ ہم کہتے ہیں کہ پیشگوئی کے مطابق آنے والا حضرت مرزا غلام احمد صاحب آف قادیان کی صورت میں آچکا ہے۔ جبکہ دوسرے مسلمان کہتے ہیں کہ ابھی نہیں آیا اور وہ منتظر ہیں کہ وہ آنے والا آسمان سے نازل ہوگا۔ پس یہ بنیادی فرق ہے اور اس وجہ سے ہی ہمارے خلاف پرسی کیوشن ہورہی ہے۔ پاکستان میں تو پرسی کیوشن سب سے زیادہ ہے اور ہم ملکی قانون کے مطابق اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔ لیکن ان سب باتوں اور ان سب پابندیوں کے باوجود ہم بڑھ رہے ہیں۔ ہر سال لاکھوں لوگ احمدیت میں داخل ہورہے ہیں۔

اس پرسی کیوشن نے ہمارے خلاف ہونے والے ان مظالم نے ہمیں مزید دنیا میں نمایاں کردیا ہے۔ بہت سے احمدی یہاں پر ہیں جنہوں نے اسائلم لی ہوئی ہے۔ بعض دوسرے ممالک میں بھی احمدیوں نے پرسی کیوشن کی وجہ سے اسائلم لی ہے اور اب لوگ اور حکومتیں جانتی ہیں کہ ہمارے خلاف پرسیکیوشن ہورہی ہے۔

اس سوال کے جواب میں کہ کیا پرسی کیوشن احمدیت کو مضبوط بنارہی ہے اور احمدیت زیادہ متعارف ہورہی ہے۔ حضور انور نے فرمایا: ایسا نہیں ہے۔ پرسی کیوشن صرف ایک وجہ ہے۔ دوسرے ہم تبلیغ کے ذریعہ احمدیت کا پیغام دنیا بھر میں پہنچا رہے ہیں، دنیا کی مختلف زبانوں میں لٹریچر شائع کرکے پھیلا رہے ہیں۔ قرآن کریم کی حقیقی اور اصلی تعلیم پھیلا رہے ہیں۔ ان سب باتوں کی وجہ سے ہم ترقی کررہے ہیں اور مسلسل بڑھ رہے ہیں۔

جہاد کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ماننے والوں نے 13 سال مکہ میں مظالم سہے ہیں۔ پھر جب آپؐ نے مدینہ ہجرت کی تو دشمن نے وہاں پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا اور حملہ آور ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اپنا دفاع کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ جہاد کی اجازت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا ربّ ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے''۔

(سورۃ الحج آیت 41)

حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم کہتا ہے کہ تمام مذاہب کا دفاع کرو۔ ہم وہ مسلمان ہیں جو صرف اپنے مذہب کی حفاظت نہیں کرتے بلکہ ہم تمام مذاہب کا دفاع کرتے ہیں۔ ہمارا پیغام ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر آپ سچے مسلمان ہیں تو پھر آپ کو کسی دوسرے کے خلاف کوئی تعصب نہیں ہونا چاہئے۔

یہ انٹرویو دو بجکر چالیس منٹ پر ختم ہوا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ نیوزی لینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے روانہ ہوکر چھ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''مسجد بیت المقیت'' تشریف آوری ہوئی۔ اور نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ نیوزی لینڈ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

۞... **معتمد صاحب** سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجالس کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر معتمد صاحب نے بتایا کہ ہماری پانچ مجالس ہیں اور خدام کی تعداد 94 ہے۔

مجالس سے رپورٹ لینے کے حوالے سے جائزہ لینے کے بعد حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ چند مجالس ہیں۔ ان سے رپورٹ لینا کیا مشکل ہے۔ اس لئے اپنی تمام مجالس سے باقاعدہ ماہانہ رپورٹ لیا کریں اور پھر صدر مجلس اور مہتممین اپنے اپنے شعبوں کی رپورٹ کا جائزہ لے کر اپنا تبصرہ کیا کریں جو باقاعدہ ان مجالس کو بھجوایا جائے اس سے کام میں بہتری ہوتی ہے اور مجالس Active رہتی ہیں۔

۞... **مہتمم خدمت خلق** کے کام کا جائزہ لینے کے بعد حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ لوگوں کو چیریٹی کے کام کرنے چاہئیں، بلڈ ڈونیشن کا پروگرام بھی آرگنائز کرنا چاہئے۔ اسی طرح نئے سال کے شروع میں مقامی حکومتی انتظامیہ سے مل کر اور اجازت لے کر ایک علاقہ مخصوص کرکے شہر کی سڑکوں اور گلیوں وغیرہ کی صفائی کرنی چاہئے۔ جب یہ لوگ نیا سال مناتے ہیں تو آتش بازی اور دوسری کھانے پینے کی چیزوں سے سڑکوں پر اور پارکوں میں بہت زیادہ گند پڑ جاتا ہے۔ آپ اجتماعی وقارعمل کرکے ان علاقوں کی صفائی کریں۔ اس سے جماعت کا بڑا اچھا پیغام پہنچے گا اور تعارف بھی ہوگا اور اسلام کے بارہ میں جو غلط تاثرات ہیں وہ دور ہوں گے۔ بعض یورپین ممالک میں تو اس وقارعمل کی میڈیا میں بڑی وسیع کوریج ہوتی ہے اور ان کے سرکردہ حکام برملا جماعت کی اس خدمت کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ بھی نیوزی لینڈ میں اس کو آرگنائز کریں۔

۞... **مہتمم تعلیم** سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ کتنے خدام ہیں جو آپ کی کلاسز میں شامل ہوتے ہیں۔ کوشش یہی ہونی چاہئے کہ تمام خدام آپ کے پروگراموں میں شامل ہوں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب مطالعہ کے نصاب میں رکھیں اور اگر کتاب بڑی ہے تو اس کا کچھ حصہ رکھیں اور پھر اس کا باقاعدہ امتحان لیں۔ سال میں اس کے دو تین حصے کرلیں اور پھر ہر حصہ کا علیحدہ علیحدہ امتحان لے لیں۔ امتحان میں آپ کی مجالس عاملہ کے تمام ممبران شامل ہوں اور باقی سب خدام بھی شامل ہوں۔

۞... **مہتمم تربیت** نے بتایا کہ جب خدام کی تعلیمی کلاس ختم ہوتی ہے تو اس کے معاً بعد تربیتی کلاس شروع ہوجاتی ہے اور یہ مہینہ کے آخر پر ہوتی ہے اور اب تک ایسی سات کلاسز ہوچکی ہیں۔ ہم ان کلاسز میں ایک ایک موضوع لے کر اس پر ڈسکشن کرتے ہیں۔

حضور انور نے مواضیع دریافت فرمائے تو اس پر موصوف نے بتایا کہ ہمارے موضوع اس طرح کے ہیں۔ مثلاً جماعت کے پروگراموں کی اہمیت، نمازوں میں باقاعدگی، رمضان المبارک، شادی بیاہ کے مسائل، جلسہ سالانہ ہمارے فرائض، ذمہ داریاں وغیرہ۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ موضوع بھی رکھیں کہ ہم احمدی کیوں ہیں؟

۞... **مہتمم مال** سے حضور انور نے سالانہ بجٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر موصوف نے عرض کیا کہ کمانے والے خدام کی تعداد 31 ہے۔ ہم ہر خادم کو فارم بھجواتے ہیں اس پر اس کا بجٹ بنتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بڑی تفصیل کے ساتھ یہاں کی روزانہ کی انکم، فی گھنٹہ انکم اور کم سے کم ہفتہ وار اور ماہانہ آمد کا جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ آپ کے بجٹ بڑھانے میں ابھی بہت گنجائش ہے۔ حضور انور نے فرمایا: آپ اپنے خدام کو چندہ کی اہمیت بتائیں۔ ان پر بہت زیادہ زور نہ ڈالیں لیکن ان کو ایک دفعہ یہ یاد کروادیں کہ یہ چندہ کی اہمیت ہے اور جو آپ نے دینا ہے وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے دینا ہے۔

۞... **مہتمم عمومی** کو حضور انور نے فرمایا: آجکل تو آپ ڈیوٹیاں دے رہے ہیں۔

۞... **مہتمم وقارعمل** کو حضور انور نے فرمایا مسجد کی تعمیر میں کافی وقارعمل ہوا ہے۔ اب اسی طرح اس کی صفائی اور مسجد کے احاطہ میں پھول وغیرہ لگانے کا کام بھی وقارعمل سے ہوتا رہنا چاہئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز

098154-09445

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ

الہام حضرت مسیح موعودؑ

Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman

ALLADIN BUILDERS

Please contact for quality construction works in Qadian

Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 7837211800, +91 8712890678

Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com

❁… **مہتمم تحریک جدید** سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا خدام کے لئے چندہ تحریک جدید کا کوئی ٹارگٹ رکھا ہے۔ جماعت نے آپ کو کوئی ٹارگٹ دیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: آپ اپنا بھی ٹارگٹ رکھیں۔ اس طرح جماعت کے سیکرٹری تحریک جدید کی مدد کر رہے ہوں گے اور مجموعی طور پر آپ کی جماعت کے چندہ کا معیار بھی بہتر ہوگا۔

❁… **مہتمم اطفال** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اطفال کا ایک سلیبس ہے۔ وہ ہم اطفال کو پڑھاتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ کے جو 18 اطفال ہیں۔ ان سب کو یہ سلیبس پڑھائیں اور پھر ہر ایک کو امتحان میں شامل کریں۔

❁… **مہتمم تبلیغ** سے حضور انور نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ نے کتنی بیعتیں کروائی ہیں۔ جس پر موصوف نے بتایا کہ خدام کی تنظیم کے تحت تو کوئی بیعت نہیں ہوئی۔ حضور انور نے فرمایا: چار پانچ بیعتیں آپ کو ایک سال میں کروانی چاہئیں۔ بلکہ اس سے زیادہ کروائیں اور پروگرام بنا کر کام کریں۔

لیف لیٹس کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا آپ نے دس ہزار کی تعداد میں تقسیم کیا ہے۔ یہ کم ہے۔ اپنا ٹارگٹ بڑھائیں۔ اب تو یہ لاکھوں کی تعداد میں تقسیم ہونا چاہئے۔

موصوف نے بتایا کہ ہم مارکیٹ میں ہفتہ وار سٹال بھی لگاتے ہیں، اس پر حضور انور نے فرمایا: اپنے نئے پروگرام بھی بنائیں۔ نئے راستے نکالیں۔ باہر نکلیں اور تبلیغ کے لئے مختلف نئے ذرائع استعمال کریں۔ صرف پرانے طریقوں پر ہی نہ رہیں۔

❁… **مہتمم اشاعت** سے حضور انور نے خدام کے رسالہ کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر مہتمم اشاعت نے بتایا کہ ہم اپنا رسالہ Al-Akseer شائع کرتے ہیں۔

❁… **مہتمم تربیت نومبائعین** کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ نے بیعتیں تو کروائی نہیں تو آپ نے تربیت کیا کرنی ہے۔ حضور انور نے فرمایا: نمازوں کے قیام کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ عاملہ کے تمام ممبران کو پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر بعض نمازیں باجماعت نہ بھی ہوں تو تب بھی کوئی نماز نہیں رہنی چاہئے۔ اگر آپ عہدیداران نہیں پڑھیں گے تو پھر دوسروں سے کیا توقع کریں گے۔ اسی طرح قرآن کریم کی تلاوت باقاعدہ روزانہ کرنے کی عادت ڈالیں۔ نماز کی ادائیگی بہت زیادہ ضروری اور لازمی ہے اپنی نمازوں کو باقاعدگی کے ساتھ ادا کریں۔

وصیت کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اپنی عاملہ کے ممبران کو توجہ دلائیں اور یاددہانی کروائیں کہ **ہر ممبر وصیت کے نظام میں شامل ہو لیکن اس کے لئے آپ نے فورس (Force) نہیں کرنا۔** اگر کوئی کہتا ہے کہ میں اس لئے وصیت نہیں کرتا کہ میں شرائط وصیت کو پورا نہیں کرسکتا تو اس سے پوچھیں کیا جو دس شرائط بیعت ہیں وہ تم پوری کر رہے ہو۔ اس طرح تو پھر پورا نہ کرنے کے نتیجہ میں احمدی بھی نہیں رہتا۔ بہرحال ان شرائط پر عمل پیرا ہونے کی ایک کوشش ہوتی ہے اور وہ کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ جو خدام الاحمدیہ کے عہدیدار ہیں سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُم بن کر کام کریں۔ محبت، پیار اور دوستانہ رویہ دوسرے خدام سے رکھیں تو اس سے بہت بہتر رنگ میں کام ہوگا اور زیادہ سے زیادہ خدام آپ کے پروگراموں میں شامل ہوں گے حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔

’’قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی‘‘۔ آپ اس کے بیج بنائیں اور ہر خادم یہ بیج اپنے سینہ پر لگائے۔ جب آپ اس کو پڑھیں گے اور آپ کا یہ بیج ہر وقت آپ کو یاد دلاتا رہے گا اور آپ کو اپنی اصلاح کا بھی موقع ملے گا۔ آپ کے ذہن میں رہے گا کہ آپ کا کردار کیا ہونا چاہئے۔ آپ کو دوسروں کے لئے ایک نمونہ بننا چاہئے۔

خدام کے نصاب میں مطالعہ کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب رکھنے کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ کا ایک حصہ رکھ لیں۔ پھر اس کا امتحان لیں۔ اس طرح سال میں اس کے مختلف حصوں کے امتحان لے کر اسے دو سال میں مکمل کرلیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اگر کوئی خادم لازمی چندہ شرح سے کم دینا چاہتے ہیں تو اس کا طریق یہ ہے کہ باقاعدہ لکھ کر اجازت لے۔ ہر ایک کو اجازت مل جاتی ہے۔ لیکن وصیت کا چندہ کسی طرح سے بھی کم نہیں ہوسکتا۔ پورا شرح کے مطابق ادا کرنا پڑے گا۔ اگر شرح کے مطابق کوئی ادائیگی نہیں کرسکتا تو پھر وہ اپنی وصیت کینسل کروالے۔

حضور انور نے فرمایا جو اپنی ذیلی تنظیم کا چندہ شرح کے مطابق باقاعدہ ادا نہیں کرتے تو وہ نہ ذیلی تنظیم کے عہدیدار بن سکتے ہیں اور نہ ہی جماعتی عہدیدار بن سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ خدمت خلق کے لئے، چیریٹیز کے لئے جو بھی کام کریں اس کو پروجیکشن دیں اس سے اسلام کا نام اچھے رنگ میں ظاہر ہوگا اور لوگوں کے سامنے یہ بات آئے گی کہ مسلمان صرف دہشت گرد ہی نہیں ہیں بلکہ ان میں ایسے احمدی مسلمان نوجوان بھی ہیں جو غریبوں کی مدد کرتے ہیں۔ خدمت خلق اور رفاہ عامہ کے کام کرتے ہیں۔ ملک کی بھلائی کے لئے کام کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ نیوزی لینڈ کی یہ میٹنگ سات بجکر بیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر مجلس عاملہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ نیوزی لینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ

بعد ازاں نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ نیوزی لینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

قائد عمومی سے مجالس کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا۔ قائد عمومی کو مجالس کے سمجھنے میں مشکل پیش آئی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ اپنا انصار اللہ کا کانسٹیٹیوشن پڑھیں تا کہ آپ کو علم ہو کہ مجالس کیا ہوتی ہیں اور مجالس سے کیا مراد ہے۔ حضور انور نے فرمایا: **مجلس انصار اللہ عاملہ کے تمام ممبران کو اپنا کانسٹیٹیوشن پڑھنا چاہئے۔** ہر ایک کو پتہ ہونا چاہئے کہ اس کے شعبہ کے کیا کیا کام ہیں۔ پھر اس کے مطابق ہر قائد اپنا پرگرام اور لائحہ عمل بنائے۔

قائد تعلیم نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ ہم نے اپنے سلیبس میں، انصار کے مطالعہ اور امتحان کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی کتاب ’’نشان آسمانی‘‘ مقرر کی ہوئی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کیا مجلس عاملہ انصار اللہ کے تمام ممبران نے پڑھ لی ہے اور کیا دوسرے سب انصار نے پڑھ لی ہے۔ آپ کے توکُل 72 انصار ہیں۔ باقاعدہ جائزہ لیا کریں اور Follow Up کیا کریں کہ کس کس نے مطالعہ کرلیا ہے۔ جس نے نہیں کیا اس کو توجہ دلائیں۔

قائد مال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مجلس انصار اللہ کے ممبران میں سے کمانے والے انصار کی تعداد 27 ہے۔ جو نہیں کماتے ان میں سے بھی بعض حسب توفیق ادا کر دیتے ہیں اور بعض ادا نہیں کرتے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا بس توجہ دلا دیا کریں۔

قائد تربیت نومبائعین نے بتایا کہ اس وقت ایک نومبائع ناصر زیر تربیت ہے۔ قائد تربیت نے نومبائع کی مدّت کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ کتنا عرصہ ایک شخص نومبائع رہتا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: تین سال تک رہتا ہے اس کے بعد اسے جماعت کے نظام کا باقاعدہ حصہ بننا چاہئے پھر وہ نومبائع نہیں رہے گا۔

قائد ایثار کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ باقاعدہ پروگرام بنا کر انصار ہسپتال کا وزٹ کیا کریں اور Old People's Home بھی جایا کریں مریضوں اور بوڑھے لوگوں سے ملیں۔ ان کا حال پوچھیں اور رابطہ اور تعلق پیدا کریں جاتے ہوئے کوئی پھل، پھول وغیرہ ساتھ لے جائیں اس طرح دوستی بنائیں اور پھر آہستہ آہستہ یہ بات جماعت کے تعارف اور پیغام پہنچانے کا موجب بنے گی۔

قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ پہلے اپنا کانسٹیٹیوشن پڑھیں۔ 72 لوگوں کو قرآن کریم پڑھنا آنا چاہئے۔ اس کا جائزہ لیں اور پھر جن کو قرآن کریم پڑھنا نہیں آتا اُن کو قرآن کریم پڑھانے کا انتظام کریں۔ دوسرے یہ کہ ایسا پروگرام بنائیں کہ انصار وقف عارضی کریں۔ **جن انصار کو قرآن کریم پڑھنا آتا ہے وہ وقف عارضی کے دوران اور ویسے بھی بچوں اور نوجوانوں کی کلاسز لیں** اور ان کو قرآن کریم پڑھائیں۔ اس طرح ان کے ذمہ یہ کام بھی لگائیں کہ وہ مختلف مقامات میں جا کر لٹریچر تقسیم کریں اور تبلیغ کریں اور رابطے کریں اور اپنے تعلقات بنائیں۔

قائد تبلیغ نے بتایا کہ گزشتہ تین سال میں ہماری بیعتیں دس بارہ کے قریب ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ تبلیغ کا اچھا پروگرام بنائیں۔ **اپنے پرانے ٹیکسالی طرز کے پروگراموں کو چھوڑیں اور تبلیغ کے لئے نئے راستے تلاش کریں۔** جو چھوٹے ٹاؤن ہیں اور دیہات ہیں وہاں جائیں، رابطے کریں، تعلقات بنائیں، پمفلٹس تقسیم کریں۔ اس طرح سکیم بنا کر کام کریں۔

قائد وقف جدید کو حضور انور نے فرمایا کہ انصار بھی چندہ وقف جدید کے لئے اپنا ٹارگٹ رکھیں اور پھر اس کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

آڈیٹر کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ حسابات دیکھیں اور اکاؤنٹس چیک کیا کریں۔

قائد اشاعت سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کوئی رسالہ نکالتے ہیں جس پر موصوف نے بتایا کہ ہم رسالہ ’’انصار الدین‘‘ شائع کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا سب انصار کو دیا کریں تا کہ وہ اسے پڑھیں۔

حضور انور نے فرمایا یہ بھی بتائیں کہ کتنے ہیں جو MTA دیکھتے ہیں۔ کتنے ہیں جو میرے خطبات اور خطابات سنتے ہیں۔ معین کر کے Facts & Figures کے ساتھ جواب دیں۔ ہر انصار کو MTA دیکھنا چاہئے اور خطبات سننے چاہئیں۔ اس کا باقاعدہ جائزہ لیں اور جو کمزور ہیں ان کو توجہ دلائیں۔

قائد تحریک جدید نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 72 میں سے 63 ممبران نے تحریک جدید کا چندہ دیا ہے۔ ہمارا چندہ کا ٹارگٹ 4300 ڈالرز تھا۔ اس میں سے 98 فیصد ہم نے وصول کرلیا ہے اور باقی بھی جلد وصول کرلیں گے۔

حضور انور نے نائب صدر انصار صف دوم کو فرمایا کہ انصار کا سپیشل پروگرام ہونا چاہئے۔ سائیکلنگ ہو، میراتھن واک ہو، دوسری روزمرہ کی سیر ہو۔

حضور انور نے فرمایا **قائد صحت جسمانی** بھی واک آرگنائز کرسکتے ہیں اور نائب صدر صف دوم اس میں مدد کرسکتا ہے۔ چیریٹی واک ہوتی ہے اس میں انصار حصہ لے سکتے ہیں۔

مجلس عاملہ انصار اللہ نیوزی لینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ میٹنگ سات بجکر چالیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر مجلس عاملہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ نیوزی لینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ نیوزی لینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری ہر سیکرٹری سے اس کے شعبہ اور کام کی بابت دریافت فرمایا اور ہدایات سے نوازا۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری تربیت نے اپنے کام کی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ اس وقت ہم لجنہ اماء اللہ یوکے کی طرف سے تیار کردہ تربیتی نصاب کے مطابق کام کر رہے ہیں اور ہر ماہ تربیتی سیمینار منعقد کرتے ہیں جن میں مختلف موضوعات زیر بحث آتے ہیں جیسے نماز،

ZUBER ENGINEERING WORK
زبیر احمد شحنہ (الیس اللہ بکافٍ عبدہ)
Body Building
All Types of Welding and Grill Works

Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATKA)

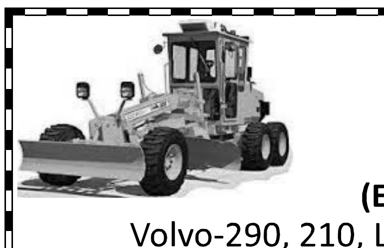
M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

فیملی لائف وغیرہ۔ سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ وہ لجنہ کی ہر ممبر کے لئے اس نصاب کی کاپیاں تیار کروا رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ لجنہ کی ممبرات کو نماز کے قیام کے بارہ میں اور قرآن کریم کے متعلق تعلیم دیں۔ قرآن کریم ناظرہ پڑھیں اور پھر ترجمہ بھی سیکھیں اور اس طرح باقاعدہ پروگرام بنا کر کام کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ MTA دیکھنے اور حضور انور کے خطبات اور خطابات سننے کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔

سیکرٹری تجنید سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر سیکرٹری تجنید نے بتایا کہ اس وقت لجنہ کی ممبرات کی کل تعداد 141 ہے۔ جبکہ ناصرات کی تعداد 42 ہے۔

سیکرٹری تبلیغ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اب تک سات بیعتیں شادی کی صورت میں حاصل ہوئی ہیں۔ اس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اگر خدانخواستہ شادی کامیاب نہ بھی ہو تو ان نومبائعات کی تربیت ایسے رنگ میں کریں کہ وہ احمدیت پر قائم رہیں۔

سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ ہر سال لجنہ اماء اللہ نیوزی لینڈ انٹرفیتھ کانفرنس بھی منعقد کرتی ہے۔ اس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو مہمان مقررین آئیں وہ متعلقہ موضوع پر اپنے اپنے مذہب اور کلچر کے حوالہ سے بات کریں اور کسی دوسروں کے مذہب کے بارہ میں بات نہیں کرنی چاہئے۔

سیکرٹری اشاعت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لجنہ اماء اللہ نیوزی لینڈ کے رسالہ ''النصرت'' کے تازہ شمارہ اور لجنہ اماء اللہ نیوزی لینڈ کی طرف سے شائع کردہ رومن سکرپٹ میں جماعتی نظموں کی کتاب کی دو دو کاپیاں پیش کیں جن پر حضور انور نے اپنے دستخط فرمائے۔

حضور انور نے اس امر کی بھی وضاحت فرمائی کہ **ینگ لجنہ نام کی کوئی اصطلاح نہیں ہے۔ آپ 25,15 سال کے درمیان کی لجنہ ممبرات کو گروپ A کا نام دے سکتے ہیں۔**

سیکرٹری ناصرات نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 42 میں سے 22 ناصرات آک لینڈ میں رہتی ہیں۔ باقاعدگی سے ناصرات کی کلاسز ہوتی ہیں جن میں نیشنل تعلیم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے تیار کردہ Modules کی مدد سے پڑھایا جاتا ہے۔ ان Modules میں نماز اور قرآن کریم پر زور دیا گیا ہے اور ناصرات نماز اور روزمرہ کی دعائیں سیکھتی ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اپنے پروگراموں میں اور اپنی ڈسکشن میں یہ موضوع بھی رکھیں کہ ہم احمدی کیوں ہیں۔ ہمارا مطمح نظر کیا ہونا چاہئے۔ ایک احمدی لڑکی کا اٹھنا بیٹھنا کیسا ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا اسی طرح ناصرات کو عیسائیت اور ختم نبوت کے مسئلہ کے متعلق بھی بتائیں۔

سیکرٹری مال سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ لجنہ کا سالانہ بجٹ کیا ہے۔ جس پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ سالانہ بجٹ 7200 ڈالر ہے۔ کمانے والی ممبرات کی تعداد 63 ہے۔ جن میں سے بعض کل وقتی اور بعض جز وقتی کام کرتی ہیں۔

سیکرٹری تحریک جدید اور وقف جدید نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ممبرات نے اپنے چندہ میں اضافہ کیا ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ لجنہ میں مقابلہ کی روح کو اجاگر کریں۔ اس طرح ان کے چندہ میں بھی اضافہ ہوگا۔ اسی طرح ناصرات کو بھی چندوں میں شامل کریں۔

سیکرٹری نومبائعات نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس کا سات نومبائعات سے رابطہ ہے اور انہیں جماعت کے اجلاسات اور دیگر پروگراموں کے بارہ میں بتایا جاتا ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ان سے مستقل رابطہ رہنا چاہئے اور انہیں باقاعدہ اپنے نظام کا حصہ بنائیں۔

حضور انور نے لجنہ نیوزی لینڈ کو فرمایا کہ آپ نے آئندہ سال کم از کم چار بیعتیں کروانی ہیں۔ اس کے لئے کوشش کریں۔

سیکرٹری تعلیم نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ تعلیمی نصاب برائے سال 13-2012ء کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر ایک حصہ کو چار ماہ میں مکمل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس پر حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ عیسائیت اور احمدیہ عقائد کے بارے میں بھی گفتگو ہونی چاہئے اور لجنہ ممبرات کے ان مواضیع سے متعلق سوالات کے جوابات دیئے جانے چاہئیں۔ حضور انور نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ تمام لجنہ ممبرات کم از کم اپنے نصاب کا مطالعہ ضرور کریں۔ مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کی یہ میٹنگ ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت المقیت'' میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

02 نومبر بروز ہفتہ 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا پانچ بجے ''مسجد بیت المقیت'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور ایدہ اللہ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ نے دفتری ڈاک اور رپورٹس اور دنیا کے مختلف ممالک کی جماعتوں کی طرف سے موصول ہونے والی فیکسز ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

مسجد بیت المقیت کے افتتاح کے حوالہ سے خصوصی تقریب

آج ''مسجد بیت المقیت'' کے افتتاح کے حوالہ سے مسجد کے احاطہ میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں 107 مہمان شامل ہوئے۔

ان شامل ہونے والے مہمانوں میں:

Hon.Judith Collins منسٹر آف Ethnic Affairs، Hon. Louise Wall ممبر پارلیمنٹ، Hon. Kulwant Sing Bakshi ممبر پارلیمنٹ، Mr.Dame Susan Devoy چیف ریس ریلشنز کمشنر، Mr.David Rutherford چیف ہیومن رائٹس کمشنر، Mr. Ataur Rahman بنگلہ دیش ہائی کمشنر، Dr. Hon. Richard Worth آنریری کونسل Monaco، Mr. Ruth Cleaver چیئرمین آک لینڈ انٹرفیتھ، Mr. Rohan Race Relation Advisor_Jaduram، NZ First in _Mr. Jordan Samuela Place of Asenati، Mr. Rev Nick Baptist Minister_Frater، Mr. Rev All Saints Church_Bruce Keeley، Indian Newslink_Venkat Raman، Jeet Sauchdev_ چیئرمین بھارتیہ سماج اور مختلف حکومتی اداروں کے افراد، ہیومن رائٹس کے نمائندے، ماؤری قبائل کے افراد، پروفیسرز، ڈاکٹرز اور وکلاء اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل تمام مہمان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔ گیارہ بجے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے تو تمام مہمانوں نے کھڑے ہو کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم اعجاز احمد خان صاحب نے کی بعد ازاں اس کا Maori اور انگریزی زبان میں ترجمہ، ماؤری احمدی نوجوان ابوبکر Mathew Howell نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم محمد اقبال صاحب نیشنل صدر جماعت نیوزی لینڈ نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم شکیل احمد منیر صاحب نے ماؤری (Maori) زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کا تعارف پیش کیا۔ مکرم شکیل احمد منیر صاحب کو ماؤری زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کی سعادت عطا ہوئی ہے۔ آپ 1988ء میں جب آسٹریلیا میں بحیثیت امیر جماعت آسٹریلیا خدمات بجا لا رہے تھے تو آپ نے ماؤری زبان سیکھنی شروع کی تھی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس اعلیٰ معیار کی زبان سیکھی کہ قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کی توفیق پائی۔ اور یہ مکمل ترجمہ امسال شائع ہوا ہے۔

بعض معزز مہمانوں کے ایڈریسز

بعد ازاں آنے والے مہمانوں میں سے بعض نے ایڈریسز پیش کئے۔

❁... **سب سے پہلے آنریبل Judith Collins منسٹر فار Ethnic Affairs نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:** آج میں عزّت مآب مرزا مسرور احمد صاحب کو اپنے خوبصورت ملک میں آمد پر خوش آمدید کہتی ہوں۔ مسجد کی تعمیر اور قرآن کریم کا ماؤری زبان میں ترجمہ یقیناً آپ کی جماعت کی ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ میں اس کامیابی پر آپ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ آپ کی امن اور ایک دوسرے کے احترام کی روایات بہت نمایاں ہیں بالخصوص جب آپ نیوزی لینڈ کے معاشرہ کا فعال حصّہ بنتے ہیں اور معاشرتی ہم آہنگی کو فروغ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ موصوفہ نے کہا کہ مسجد کی تعمیر اور قرآن کریم کا ماؤری زبان میں ترجمہ آپ کے لئے باعث فخر ہے۔ میں ایک خلیفۃ المسیح کا استقبال کرتے ہوئے انہیں خوش آمدید کہتی ہوں۔

❁... **اس کے بعد David Rutherford چیف ہیومن رائٹس کمیشن نے اپنے ایڈریس میں کہا:** مَیں عزّت مآب خلیفۃ المسیح کو نیوزی لینڈ آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں اور نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔ اور آج اِس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ ماؤری (Maori) زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ نیوزی لینڈ کے لئے ایک عظیم تحفہ ہے۔ یہ ترجمہ آپ کے اس اعلان اور اس خواہش کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ سب لوگ باہم مل جل کر امن سے رہیں۔ امن کے قیام اور امن کے فروغ کے لئے کوئی کلمہ اس کلمہ سے بہتر نہیں ہو سکتا جو آپ کی جماعت پڑھتی ہے یعنی ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں''۔ "Love For All Hatred For None"۔

❁... بعد ازاں **Reverend Bruce Keeley جو Anglican Priest ہیں نے اپنے ایڈریس میں کہا:** مَیں عیسائی کمیونٹی کی طرف سے قرآن کریم کے ماؤری ترجمہ کی اشاعت اور مسجد کے افتتاح پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ یقیناً ایک تاریخی موقعہ ہے۔ ہم سب کو لازماً امن کے فروغ کی کوشش کرنی چاہیے جیسا کہ جماعت احمدیہ اس اہم فریضہ کو ادا کر رہی ہے۔

❁... **اس کے بعد کونسلیٹ آف Monaco ڈاکٹر رچرڈ Worth نے اپنے ایڈریس میں کہا** کہ یہ میرے لئے انتہائی اعزاز کی بات ہے کہ میں آج اس جگہ موجود ہوں جو آپ کی جماعت کے لئے ایک مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ میں خلیفۃ المسیح کو یہاں آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ ہم سب کو اس مسجد اور اس کمیونٹی کا ساتھ دینا چاہیے جو یہاں اس ملک میں امن کے لئے کام کر رہے ہیں۔ ہم آپ کی تائید کرتے ہیں۔

اس کے بعد گیارہ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور نے اس تقریب سے خطاب فرمایا:

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا نیوزی لینڈ میں مسجد بیت المقیت کی افتتاحی تقریب سے خطاب

تمام معزز مہمانانِ کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج احمدیہ مسلم جماعت نیوزی لینڈ کے لئے بہت خوشی کا دن ہے کیونکہ یہ اپنی پہلی مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں۔ قبل اس کے کہ میں مساجد کے مقاصد اور مسلمانوں کے لئے ان کی اہمیت کے بارے میں کچھ بتاؤں، میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ تمام مہمانانِ کرام کا شکریہ ادا کروں کہ جنہوں نے ہماری دعوت قبول کی۔

مذہبی فرق کے باوجود آپ کا یہاں مسجد کے افتتاح پر

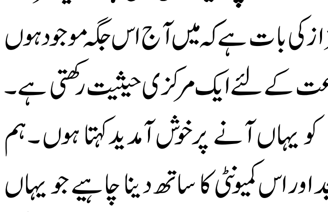
Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041733615, 9876918864
Deals in: Rapair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
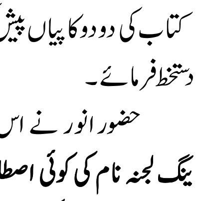
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

تشریف لانا آپ کی روشن خیالی اور کھلے ذہنوں کی عکاسی کرتا ہے۔ یقیناً یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ آپ نیوزی لینڈ کو ایسا ملک بنانا چاہتے ہیں جہاں تمام مذاہب مل جل کر رہ سکیں اور ترقی کر سکیں اور آپ چاہتے ہیں کہ قطع نظر اس کے کہ کسی شخص کا مذہب کیا ہے، اُسے ملک کے شہری ہونے کے ناطے برابر کے حقوق دیے جائیں۔ یہ ایک ازلی ابدی حقیقت ہے کہ مذہب کا تعلق انسان کے دل سے ہے اور کسی کے دل کو مجبور نہیں کیا جاسکتا کہ وہ کسی مخصوص مذہب پر ایمان لائے۔

یہی وجہ ہے کہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دین کے معاملات میں کوئی جبر نہیں ہونا چاہئے۔ مزید یہ کہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ انکا کام صرف اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔ اس کے بعد ہر ایک اس پیغام کو قبول کرنے یا رد کرنے میں آزاد تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مزید یہ کہ ہجرتِ مدینہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سربراہِ حکومت منتخب ہو گئے۔ اس حیثیت میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے معاہدہ کیا جس کے مطابق انہیں مدینہ میں رہتے ہوئے اپنی شریعت کے مطابق فیصلے کروانے کی اجازت تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
آزادیِ مذہب کے حوالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مصمم ارادہ کی ایک اور مثال پیش کرتا ہوں۔ اپنے آبائی وطن مکّہ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم 13 سال تک مسلسل بہیمانہ مظالم کا سامنا کرتے رہے، میں فاتحانہ انداز میں واپسی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ حقیقی طور پر مثالی تھا۔ جو کفار یہ مظالم کرتے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف ان سب کو معاف فرما دیا بلکہ فتح کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگرچہ اب تمام لوگ اسلامی سلطنت کے تحت رہیں گے لیکن کسی بھی شخص کو مسلمان بنانے کے لئے کسی بھی طور مجبور نہ کیا جائے گا۔ درحقیقت مکہ کے بعض غیر مسلم سرداروں نے کہا تھا کہ اگر مکہ میں رہنے کا مطلب یہ ہے کہ انہیں اسلام قبول کرنا پڑیگا تو وہ شہر چھوڑ دیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً یہ اعلان فرمایا کہ وہ اپنے مذہب پر عمل کرنے میں آزاد ہیں اور ان پر کوئی دباؤ نہیں ڈالا جائے گا اور نہ ہی انہیں کسی طور مجبور کیا جائے گا۔ لہٰذا دینی معاملات میں قطعاً کوئی جبر نہ تھا، یقیناً بعض قوانین سلطنت کے انتظامی امور چلانے کے لئے بنائے گئے تھے لیکن تمام لوگ ان قوانین کے یکساں طور پر پابند تھے۔ اور اسی وجہ سے میں آج نیوزی لینڈ کے لوگوں، حکومت اور ان تمام افراد کا جو آج یہاں موجود ہیں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ہمیں یہ موقع فراہم کیا، اس مسجد کو تعمیر کرنے کی اجازت دی اور ہماری خوشی میں شامل ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
شکریہ کے یہ جذبات یقیناً دل کی آواز ہیں اور میرے لئے یہ شکریہ ادا کرنا اور بھی زیادہ اہم ہو جاتا ہے کیونکہ میرے آقا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص انسان کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر گزار نہیں ہو سکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارا اعتقاد ہے کہ یہ مسجد خدا کا گھر ہے۔ یہ اکٹھے باجماعت ہو کر اس کی عبادت کرنے کی جگہ ہے۔ اور جب ہم اس مقصد کے تحت اس مسجد میں جمع ہوں گے تو ہم صرف خدا تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کریں گے کہ اس نے ہمیں اس مسجد کی تعمیر کرنے کی توفیق دی بلکہ ہمارے دلوں میں اس علاقے کے لوگوں کی بھی بہت خوب قدر ہوگی۔ یہ لوگ ہمارے شکریہ کے لائق ہیں کیونکہ انہوں نے اس دور میں مسجد کی تعمیر کی اجازت دی جب کہ بعض انتہا پسند اسلامی گروہوں کے اعمال نے دنیا کے اکثر حصہ میں مسلمانوں کا خوف پیدا کر دیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اسلام کا خوف اس لئے پیدا ہوا ہے کہ بعض غیر مسلموں کو اسلام کی حقیقی تعلیمات سے شناسائی نہیں ہے اور اس لئے ان کے خیالات انتہا پسند مسلمان گروہوں کے قابلِ نفرت اعمال کی غیر معمولی تشہیر سے متاثر ہیں۔ اور شاید اسی وجہ سے وہ سمجھتے ہیں کہ اگر کسی علاقہ میں مسجد بنے گی تو وہ فتنہ اور بدامنی کا مرکز ثابت ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں بڑے واضح انداز میں بتاتا ہوں کہ مسجد کا یہ نظریہ کلیۃً غلط ہے۔ مسجد عربی زبان کا لفظ ہے جسے انگریزی میں Mosque کہتے ہیں۔ مسجد کا لغوی مطلب ہے کہ ایسی جگہ جہاں لوگ سجدہ کرتے ہیں، یعنی وہ خدا کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔ خدا کے سامنے سجدہ ریز ہونا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اس خدا کی عبادت کی جائے اور اس کے تمام احکامات پر عمل کیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بانی جماعت احمدیہ جنہیں ہم مسیحِ موعود اور امام مہدی (ہدایت یافتہ) مانتے ہیں، کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اس دور میں اسلام کی حقیقی تعلیم کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے مبعوث فرمایا گیا۔ حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلام کی اُن اصل اور سچی تعلیمات کو آشکار کرنے کے لئے تشریف لائے جو کہ وقت گزرنے کے باعث خراب اور آلودہ ہو چکی تھیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے واضح رنگ میں فرمایا کہ ان کے آنے کا مقصد اُس دوری کو ختم کرنا ہے جو انسان اور خدا کے تعلق میں حائل ہو چکی ہے۔ آپ بنی نوع انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والا راستہ دکھانے آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا کہ ان کے بھیجے جانے کا ایک اور مقصد تمام مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہے۔ آپ کو تمام مذاہب کے ماننے والوں کے مابین مفاہمت پیدا کرنے کے لئے بھیجا گیا تا کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ حقیقی پیار اور محبت کی روح قائم کرتے ہوئے مل جل کر رہ سکیں۔ ہماری جماعت کے بانی نے یہ بھی فرمایا کہ ان کے بھیجے جانے کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد بنی نوع انسان کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلانا ہے۔ مختصر یہ کہ آپ نے فرمایا کہ آپ ایک ایسا معاشرہ قائم کرنے آئے ہیں جہاں تمام لوگ ایک دوسرے کے جائز حقوق ادا کرتے ہوں۔ تو یہ وہ مقاصد ہیں جس کے لئے احمدیہ مسلم جماعت کی بنیاد رکھی گئی۔ اسی مقصد کے حصول کے لئے جماعت احمدیہ مساجد تعمیر کرتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدی یہ خواہش اور یقین رکھتے ہیں کہ مسجد میں آکر عبادت کرنے سے وہ خدا کا قرب حاصل کریں گے اور ان لوگوں میں شامل ہوں گے جو خدا کے احکامات پر عمل کرتے ہیں۔ یقیناً بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنا اللہ تعالیٰ کے اہم ترین احکامات میں سے ایک ہے۔ اور اس حوالہ سے اب میں قرآنِ کریم کی تعلیمات سے چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

اسلام کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے بعد تمہارے والدین ہیں جنہوں نے تمہیں سب سے زیادہ سہارا دیا اور تمہاری پرورش کی، اسلئے تمہیں لازم ہے کہ ان سے انتہائی پیار اور محبت کا سلوک کرو۔ جب وہ بوڑھے ہو جائیں تو یہ ان کے بچوں کی ذمہ داری ہے کہ ان کا خیال رکھیں اور ان کی ضروریات پوری کریں۔ اسلام یہ بھی تعلیم دیتا ہے کہ اگر تمہارے والدین بوڑھے ہیں اور کمزوری یا بیماری کے باعث وہ تم سے سختی سے بولیں تو تمہیں زیب نہیں ہے کہ تم ان کی کسی بھی طور سرزنش کرو۔ تمہیں ان سے ادنیٰ سی خفگی کا بھی اظہار نہیں کرنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مزید قرآنِ کریم نے مسلمانوں کی توجہ انسانیت کے حقوق ادا کرنے کی طرف دلائی ہے اور فرمایا ہے کہ وہ جو بھوکے اور پیاسے ہیں انہیں کھانا پینا مہیا کیا جائے۔ پھر قرآنِ کریم مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ یتیموں اور معاشرے کے نادار افراد کا خیال کریں اور انکی مدد کریں۔ یہی وجہ ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت ایسے علاقوں میں جہاں قدرتی آفات آتی ہیں معاونت اور امدادی کارروائیوں میں حصہ لینے کے لئے اپنے رضا کار بھیجتی ہے۔ یقیناً بعض غریب ممالک میں خدمتِ انسانیت کے ہمارے مستقل انتظامات ہیں لیکن ہماری کوششیں صرف ترقی پذیر ممالک تک ہی محدود نہیں ہیں بلکہ ان میں ترقی یافتہ ممالک بھی شامل ہیں۔ چنانچہ امریکہ میں بھی غریب اور پسماندہ علاقوں میں رہنے والوں کو ہم خوراک اور پینے کا پانی مہیا کرتے ہیں۔ ہم کسی بیک گراؤنڈ یا مذہبی امتیاز سے بالا ہو کر یتیموں کی پرورش کرتے ہیں۔ ہم افریقہ کے غریب اور پسماندہ طبقات کی مدد کرنے کے لئے ایسی بہت سی خدمات بجالا رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مزید قرآنِ کریم بتاتا ہے کہ غریب افراد دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک قسم وہ ہے جو سوال کرتے ہیں اور مدد کی درخواست کرتے ہیں، جبکہ دوسری قسم وہ غریب لوگ ہیں جو اپنی تکلیف کے باوجود خاموش رہتے ہیں۔ قرآنِ کریم فرماتا ہے کہ ان دونوں قسموں کے غریب افراد کی مدد ہونی چاہئے اور ان کے جائز حقوق ادا ہونے چاہئیں۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے متعدد غریب ممالک میں ایسے افراد جنہیں سہولتیں میسر نہیں، اُن کی معاونت کرنے اور انہیں تعلیمی اور طبی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے منصوبہ جات شروع کئے ہیں۔ ان منصوبہ جات کے ذریعے ہر ضرورتمند کو اس کے بیک گراؤنڈ اور مذہب سے بالا ہو کر مدد فراہم کی جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص یتیم کو دھتکارتا ہے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا اور ان لوگوں کی مدد نہیں کرتا جو غربت کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں، ان کی عبادت کوئی وقعت نہیں رکھتی۔

(سورۂ ماعون آیت 3 تا 5)

پھر قرآنِ کریم غلامی کی ہر سطح پر مذمت کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ غلاموں کو آزاد کرانا چاہئے اور ان کو قید سے آزاد کرانا ایک اعلیٰ نیکی ہے۔

(سورۂ بلد آیت 12 تا 14)

چنانچہ یہ اعتراض کہ اسلام غلامی کی تعلیم دیتا ہے سراسر غلط ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اسلام تعلیم دیتا ہے کہ غلامی کا مکمل خاتمہ ہونا چاہئے۔ ماضی میں غلامی کی خوفناک رسم کافی رائج تھی اور یہ اسلام کا ہی اثر تھا کہ اس رسم کا تدریجی خاتمہ ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کے دور میں بھی غلامی کا رواج ہے لیکن اس کی شکل اور نوعیت تبدیل ہو گئی ہے۔ اسلام نے اس جدید طرز کی غلامی سے آزاد ہونے کا بھی طریق سکھایا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے آج بھی ایسے افراد اور قومیں ہیں جو کہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ افراد اور کمزور ممالک کو معاشی طور پر غلام بنایا جا رہا ہے، شدید ضرورتمند قوموں کو غیر منصفانہ شرائط کے ساتھ قرضے لینے پر مجبور کیا جاتا ہے جس کے باعث وہ مایوسی کے چنگل میں جکڑے جاتے ہیں۔ ان غیر منصفانہ شرائط میں ایسی شرائط شامل ہوتی ہیں کہ کسی کمزور ملک کو مجبور کیا جائے کہ وہ کسی مخصوص پالیسی کو اپنائے گا تو قرض دیا جائے گا یا ان ممالک سے مجبوراً ایسے سیاسی فیصلے کرائے جاتے ہیں جو ان کے طویل المدت مفاد میں نہیں ہوتے۔ پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ معاشی طور پر زیرِ نگیں ممالک کی مدد کرنے کے لئے انہیں معاشی امداد، معاونت اور تکنیکی مہارت فراہم کی جاتی ہے، لیکن اکثر اوقات یہ

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320
BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
BHARAT
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

انہیں مزید جکڑنے کا ذریعہ ہی ثابت ہوتا ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ یہ تمام وہ طریق ہیں جن کے ذریعہ امیر ممالک غریب اور کمزور ممالک پر دباؤ ڈال سکیں اور انہیں دنیاوی معاملات میں اپنی تابعداری کروانے پر مجبور کرسکیں۔ معاشی امداد، معاونت اور تکنیکی مہارت صرف اس صورت فراہم کی جاتی ہے جب مدد حاصل کرنے والا ملک بیان کردہ شرائط اور مطالبات پورے کرنے کی حامی بھرے۔ اور اس طرح مدد کرنے والے ملک کی نسبت محروم ملک اپنی ہی دولت سے کم فائدہ حاصل کرنے والا بن جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام اس قسم کی پابندی اور غلامی کو مسترد کرتا ہے اور اس کی مذمت کرتا ہے۔ اسلام تعلیم دیتا ہے کہ خدا کا حقیقی عبادت گزار، جو اس کے حقوق ادا کرتا ہو، اسے لازماً ہمیشہ لوگوں کے حقوق بھی ادا کرنے ہوں گے۔ ایک طرف جہاں کوئی مسلمان عبادت کی غرض سے مسجد آتا ہے، وہاں اس غرض سے بھی مسجد میں داخل ہونا چاہئے کہ وہ ایسے طریق سوچے اور اختیار کرے کہ کس طور پر وہ بنی نوع انسان سے اپنی محبت اور شفقت کا اظہار کرسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت متعدد فلاحی کام کرتی ہے، جن میں چیرٹی واکس walks بھی شامل ہیں، اور بہت سے بیرونی فلاحی اداروں کی بھی مدد کرتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری مسجدوں میں باقاعدگی سے چندہ جات کی تحریک کی جاتی ہے جن میں احمدیوں کو کہا جاتا ہے کہ یتیموں اور شدید ضرورتمند افراد کی مدد کے لئے مالی قربانی کی جائے۔ اگر مسجد خدمتِ انسانیت کا یہ مقصد پورا کر رہی ہے تو تبھی وہ اپنی حقیقی غرض و غایت پوری کر رہی ہوگی۔ تاہم اگر وہ اس مقصد میں ناکام ہو جاتی ہے تو قرآن کریم ایسی مسجد کو ہدایت سے خالی قرار دیتا ہے۔ قرآن کریم میں ایک ایسی مسجد کا بھی ذکر ہے جو فتنہ و فساد کا باعث بنی تھی۔ اس کو تعمیر کرنے والے اور اس میں داخل ہونے والے ایسے لوگ تھے جو دنیا میں فساد اور تصادم کا باعث تھے اور اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ اس مسجد کو منہدم کر دیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے آپ سب کو مختصراً مسجد کا مقصد اور اس کی اہمیت بتائی ہے۔ احمدیہ جماعت کی 125 سالہ تاریخ ثابت کرتی ہے کہ جہاں کہیں بھی دنیا میں ہماری مساجد بنی ہیں، وہ صرف اچھائی اور نیک مقاصد کے لئے استعمال ہوئی ہیں۔ کبھی بھی ہماری مساجد سے فتنہ و فساد پیدا نہیں ہوا اور نہ ہی کبھی ایسی آواز بلند ہوئی ہے جس میں ملک سے بے وفائی جھلکتی ہو۔ ایک سچے مسلمان کے لئے جو مسجد میں خدا کی عبادت کے لئے آتا ہے، یہ ناممکن ہے کہ کبھی بھی اپنے ملک سے بے وفائی کا ثبوت دے کیونکہ نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دی ہے کہ اپنے ملک سے محبت ایمان کا لازمی حصہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح یہ مسجد جو کہ یہاں بسنے والے احمدیوں کی، جو تعداد میں بہت کم ہیں، بڑی مالی قربانیوں سے بنی ہے، یہ بہت سے مقاصد کے لئے تعمیر کی گئی ہے۔ یہ اس لئے تعمیر کی گئی ہے کہ احمدی اکٹھے ہو کر خدا کی عبادت کرسکیں۔ یہ اس لئے تعمیر کی گئی ہے کہ وہ یہاں اکٹھے ہو کر لوگوں کے حقوق ادا کرنے اور انسانیت کی خدمت کے پروگرام ترتیب دے سکیں۔ اور یہ اس لئے تعمیر کی گئی ہے کہ وہ یہاں اکٹھے ہو کر خدا کے حضور دعا کریں کہ وہ اپنی قوم سے محبت اور وفا کے معیار میں مزید بڑھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کے بعد میں اب دنیا کی موجودہ حالت پر بھی کچھ کہنا چاہوں گا۔ آج عالمی جنگ کے چھڑ جانے کا بہت خطرہ ہے اور اس

کی وجہ یہ ہے کہ بعض ممالک اور حکومتیں اپنے عوام کے حقوق ادا نہیں کر رہیں اور مقابل پر عوام بھی اپنے لیڈروں اور حکومتوں کے حق ادا نہیں کر رہے۔ نہ ہی اہم طاقتیں عالمی سطح پر انصاف پر مبنی فیصلے لے رہی ہیں اور نہ ہی چھوٹے ممالک اپنی ذمہ داریاں سمجھ رہے ہیں۔ لہٰذا ہر سطح کے ہر دھارے پر، ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی بجائے ایک دوسرے کے حقوق تلف کئے جا رہے ہیں اور یہ دنیا کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح میں آپ سب سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنے اپنے دائرہ کار میں آپ اپنے سیاستدانوں اور حکمرانوں کو فوری امن قائم کرنے کی طرف توجہ دلائیں تا کہ دنیا ایک عظیم تباہی سے بچ جائے۔ میری دعا ہے کہ دنیا اپنے خالق کو پہچان لے اور اس کے غضب اور سزا کا موجب ہونے کی بجائے اس کی رحمت اور پیار حاصل کرنے والی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آخر پر میں ایک مرتبہ پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے وقت نکالا اور ہمارے ساتھ شامل ہوئے۔ اللہ آپ سب پر فضل کرے۔ حضور انور کا یہ خطاب ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی۔ اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کے بعد مہمان باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس آکر حضور انور سے ملتے رہے، شرف مصافحہ حاصل کرتے، حضور انور ان سے گفتگو فرماتے اور مہمان درخواست کرکے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنواتے۔

ماؤری قبیلہ کے جو مہمان آئے تھے اُن سبھی نے اپنے قبیلہ کی روایت کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ناک سے اپنا ناک ملایا۔

بعد ازاں ماؤری بادشاہ کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے داخلی حصّہ میں تشریف لے گئے جہاں ماؤری بادشاہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بھی بنوائی اور اپنی روایت کے مطابق ناک سے ناک لگا کر حضور انور سے ملے اور تصویر بنوائی۔ اخبارات کے جرنلسٹ اس موقع پر موجود تھے جنہوں نے موقع پر تصاویر بنائیں۔ اور اگلے روز اخبار "Sunday Star Times" نے اپنے فرنٹ پیج پر بڑے سائز میں یہ تصویر شائع کی۔

اخبار "Sunday Star Times" کے نمائندہ کا حضور انور سے انٹرویو

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں اخبار "Sunday Star Times" کے جرنلسٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے پہلے سے موجود تھے۔

❁ **... جرنلسٹ نے ماؤری زبان میں قرآن کریم کے شائع ہونے والے ترجمہ کے بارہ میں سوال کیا کہ اس ترجمہ کا کیا مقصد ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: ہمارا مقصد یہ ہے کہ تمام دنیا میں قرآن کریم کا پیغام دیں۔ قرآن کریم کا متن عربی زبان میں ہے اور لوگ عربی زبان نہیں جانتے۔ اس لئے ہم دنیا کی مختلف زبانوں میں شائع کر چکے ہیں۔ قبل ازیں دنیا کی سو سے زائد زبانوں میں قرآن کریم کی منتخب آیات کے تراجم شائع کئے گئے تھے جن میں ماؤری ترجمہ بھی شامل تھا۔ اب ہم نے پورے قرآن مجید کا ترجمہ شائع کیا ہے۔ ہم نے افریقہ کی بھی بعض لوکل زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے ہیں۔ یہ ہمارا ایک روٹین کا پروسیجر ہے۔

❁ **... ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:** ماؤری لوگوں میں سے ایک دو نے اسلام قبول کیا ہے۔ میں انہیں جانتا ہوں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کریم شریعت کی آخری کتاب ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ ہم جو اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم پر عمل کرتے ہیں اور جو پیغام دیتے ہیں وہ قرآن کریم کے مطابق ہوتا ہے۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ہم صحیح راستہ پر ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا اور الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ یہ ایک اندھیرا زمانہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ ایک مصلح کو مبعوث فرمائے گا۔ ایک ریفارمر آئے گا اور اس کا ٹائٹل مسیح اور مہدی کا ہوگا اور وہ امت مسلمہ میں سے ہوگا اور قرآن کریم کی تعلیم کو، اسلام کی اصلی اور حقیقی تعلیم کو آگے بڑھائے گا۔ اسلام کی اصلی تعلیم پیش کرے گا۔ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق وہ آنے والا مسیح اور مہدی ان تمام نشانات کے ساتھ آ گیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے آنے کے متعلق بیان فرمائے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آنے والے مسیح اور مہدیؑ کی صداقت کے لئے جو نشانات بیان فرمائے تھے ان میں سے ایک نشان رمضان کے مہینہ میں سورج اور چاند کا اُس کی معین تاریخوں میں گہنایا جانا تھا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جب آپؑ نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ فرمایا اور باقاعدہ جماعت احمدیہ کے قیام کی بنیاد ڈالی تو آپؑ کے دعویٰ کے بعد 1894ء میں دنیا کے مشرقی حصّہ میں رمضان میں سورج اور چاند کو اس کی معین تاریخوں میں گرہن لگا اور پھر اگلے سال 1895ء میں دنیا کے مغربی حصّہ میں رمضان میں ہی سورج اور چاند کو اس کی معین تاریخوں میں گرہن لگا۔ یہ آپؑ کے دعویٰ کی تصدیق کے لئے ایک خدائی نشان تھا۔

آپؑ نے فرمایا میں وہی مسیح اور مہدی ہوں جس کے آنے کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اور میرے آنے کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے خالق کو پہچانے اور اپنے خدا کی طرف لوٹے اور ایک انسان دوسرے انسانوں کے حقوق ادا کرے۔ پس ہم اس تعلیم کو اس پیغام کو آگے پہنچا رہے ہیں۔

❁ **... جہاد کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے متبعین نے 13 سال مکّہ میں مظالم سہے ہیں۔ پھر جب آپؐ نے مدینہ ہجرت کی تو دشمن نے وہاں پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا اور حملہ آور ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اپنا دفاع کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ جہاد کی اجازت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا ربّ ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معبد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اُس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے"۔

(سورۃ الحج آیت 41)

حضور انور نے فرمایا: ہم صرف اسلام کا دفاع نہیں کر رہے بلکہ راہب خانوں گرجوں اور معابد کا بھی دفاع کر رہے ہیں۔

❁ **... ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:** ہم نیوزی لینڈ میں چند سو افراد ہیں۔ ہمیں عبادت کے لئے جگہ کی ضرورت تھی تا کہ نمازیں ادا کر سکیں۔ چنانچہ اس مسجد کو احمدیوں کے لئے تعمیر کیا گیا ہے تا کہ وہ آئیں اور نمازیں ادا کر سکیں اور یہ پلان بنائیں، منصوبہ بنائیں کہ کس طرح انسانیت کی خدمت کرنی ہے، اسلام کی صحیح اور حقیقی تعلیمات کو پھیلائیں۔

حضور انور نے فرمایا پہلے ایک ہال تھا جہاں نمازیں پڑھتے تھے۔ اب باقاعدہ مسجد بن گئی ہے۔ ہال کے باوجود مسجد کی ضرورت تھی۔ جو باقاعدہ مسجد کی عمارت ہے وہ بعض ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ مسجد ایک دن چھوٹی پڑ جائے گی اور یہ ممکن ہے کہ ہمیں نیوزی لینڈ میں مزید مساجد تعمیر کرنی پڑیں۔

❁ **... ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:** ہمارا پیغام یہ ہے کہ Love For All Hatred For None" کوئی بھی اس پیغام کو رد نہیں کر سکتا۔

یہ انٹرویو ایک بجکر پینتیس منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت المقیت میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشن ہاؤس کے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 03 جنوری 2014ء)

بقیہ: منصف کے جواب میں

حضورؑ نے افیون کی طبی اہمیت کو تسلیم کیا ہے نہ کہ بطور نشہ، کیونکہ بطور نشہ تو حضورؑ نے اسے سخت مضر قرار دیا ہے جیسا کہ حضورؑ فرماتے ہیں:

یہ سچی بات ہے کہ نشوں اور تقویٰ میں عداوت ہے۔ افیون کا نقصان بھی بہت بڑا ہوتا ہے طبی طور پر یہ شراب سے بھی بڑھ کر ہے اور جس قدر قویٰ لے کر انسان آیا ہے اُن کو ضائع کر دیتی ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۱۹)

حضرت مصلح موعودؓ نے جس ''تریاق الٰہی'' دوا کا ذکر فرمایا ہے کہ اس میں افیون بھی تھی اور مختلف بیماریوں میں حضرت مسیح موعودؑ نے خود بھی اور حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کو استعمال کرائی، اس پر بھی سعید فطرت لوگوں کے نزدیک کوئی اعتراض باقی نہیں رہتا جبکہ خود حضورؑ کا قول ہے کہ آپ نے اس کا استعمال مرکب صورت میں بطور دوا کیا تھا۔ خالی افیون تو نشہ پیدا کرتی ہے مگر دواؤں میں مرکب صورت میں یہ نشہ پیدا نہیں کرتی۔ جس طرح الکہل نشہ پیدا کرتا ہے مگر دواؤں میں بکثرت اس کا استعمال ہوتا ہے۔ دراصل دواؤں میں مل کر یہ چیزیں اپنی اصل حیثیت کھو دیتی ہیں اور نشہ آور نہیں رہتیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جو دوا ''تریاق الٰہی'' نامی تیار کی تھی اس کا اصل جُز یاقوت رمانی تھا اور یہ دوا حضورؑ نے طاعون کے علاج کے طور پر تیار کی تھی اور اس پر تقریباً اڑھائی ہزار روپے کے اخراجات ہوئے تھے۔ (ایام الصلح) حضورؑ نے یہ دوا محض اور محض ہمدردی بنی نوع انسان کے پیش نظر بلا معاوضہ تقسیم فرمائی اور بعد میں بعض امراض کے پیش نظر اس میں کسی قدر افیون شامل کی جو کہ محض طبی اغراض کے مدنظر تھی نہ کہ بطور نشہ۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ معترض نے جو اپنے اعتراض سے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ (نعوذ باللہ) آپ افیون کے دلدادہ اور شوقین تھے تو واضح ہو کہ افیون کے شوقین اس قدر احتیاط سے طبی اغراض کو مدنظر رکھتے ہوئے ادویہ کے ساتھ مرکب طور پر اس کا استعمال نہیں کرتے بلکہ سوکھی ہی کھا جاتے ہیں۔ جس قدر ایک نشے باز کا نشہ بڑھتا ہے وہ زیادہ سے زیادہ خالص اور تمام لوازمات سے ''پاک'' نشہ تلاش کرتا ہے۔ مثلاً شرابی پہلے چند قطرے پانی میں ملا کر پیتا ہے اس کے بعد آہستہ آہستہ وہ نری شراب ہی پینے لگتا ہے اور وہ بھی اسے وہ نشہ نہیں دے پاتی جو اُسے قبل ازیں چند قطروں میں ملتا تھا۔ لیکن اندرونی طور پر اس کے قویٰ کا ستیاناس ہو چکا ہوتا ہے۔

پھر نشے باز کسی ایک نشے پر اکتفا نہیں کرتا، اُسے جو مل جائے وہ ہضم کر جاتا ہے اور آج کل تو یہ صورت حال اور بھی خطرناک رنگ اختیار کر چکی ہے۔ دجال کے چیلوں نے ایسے ایسے خوفناک اور مکروہ نشوں کے جال میں آج کے نوجوانوں کو پھنسا دیا ہے جس کے تصور سے ہی بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ زہریلے جانوروں کا ڈنگ اور ان کی نجاست، طرح طرح کے جان لیوا کیمیکل حتیٰ کہ بوٹ پالش تک یہ نشہ باز کھا جاتے ہیں۔ طوفان نوح تو صرف ایک مخصوص علاقے میں ہی آیا تھا اور اس کی تباہ کاریاں محدود تھیں لیکن نشوں کا یہ سیلاب ساری دنیا کو اپنے ساتھ بہا لے جانے پر آمادہ ہے۔

طوفان نوح سے صرف انہیں لوگوں کو نجات ملی تھی جنہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل کر کے کشتی نوح میں پناہ لی تھی۔ آج بھی فسق و فجور اور منشیات کے اس سیلاب سے وہی لوگ نجات پائیں گے جو اس زمانے کے نوح حضرت مسیح موعودؑ کی ''کشتی نوح'' یعنی تعلیم کی چار دیواری میں پناہ لیں گے۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے طاعون اور دوسری آفات سماویہ سے بچنے کے لیے یہ نہیں فرمایا تھا کہ مسلمان ہو جاؤ کیونکہ مسلمان تو خود اپنی بداعمالیوں کے باعث مورد عتاب تھے۔ حضورؑ نے ان آفات سماویہ سے بچنے کے لیے ہر مذہب کے ماننے والے کو اپنی جگہ بداعمالیوں، فسق و فجور، اور نشوں سے اجتناب کی تلقین کی تھی چنانچہ کشتی نوح میں آپؑ فرماتے ہیں:

''تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو، انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون، گانجا، چرس، بھنگ، تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کیلئے عادت کر لیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا ہے اور آخر ہلاک کرتا ہے۔ سو تم اس سے بچو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزارہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں۔'' (کشتی نوح روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۷۱-۷۰)

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے نشے کی عادت سے نجات کے لئے ایمان کو شرط اول قرار دیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:

''انسان عادت کو چھوڑ سکتا ہے بشرطیکہ اس میں ایمان ہو اور بہت سے ایسے آدمی دنیا میں موجود ہیں جو اپنی پرانی عادت کو چھوڑ بیٹھے ہیں دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ جو ہمیشہ سے شراب پیتے چلے آئے ہیں بڑھاپے میں آکر جبکہ عادت کا چھوڑنا خود بیمار پڑنا ہوتا ہے بلا کسی خیال کے چھوڑ بیٹھتے ہیں اور تھوڑی سی بیماری کے بعد اچھے ہو جاتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۵۹ ایڈیشن ۲۰۰۳)

معزز قارئین! کون ہے جو دنیا میں اس قدر ہمدردی خلائق کے جذبے سے سرشار ہو کر لوگوں کو ان نشوں سے نجات دلانے کے لئے ایسے پُرتاثیر الفاظ میں نصیحت کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ تو لوگوں کو نشوں کی دلدل سے نکالنے کے لیے آئے تھے۔ ایسی برگزیدہ شخصیت جس کی جان دن رات اسی فکر میں گھلی جاتی ہے کہ کس طرح لوگ فسق و فجور اور بدعادات سے توبہ کر کے خدا تعالیٰ کے سچے عبد اور اس کے پرستار بن جائیں، اس پر ایسے ناپاک حملے کرنا پاک لوگوں کا کام نہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کی پاکیزہ نصائح پر عمل کر کے لاتعداد بندگان خدا نے اس خدائی حفاظت سے حصہ پایا جس کا وعدہ آپؑ کے الہام اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّار میں کیا گیا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لانے کی برکت سے بے شمار سعید روحوں کو اپنی ان قبیح عادات سے نجات ملی چند ایک کا ذکر خالی از فائدہ نہ ہوگا۔

حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے اپنے والدین اور دیگر رشتہ داروں کے زیر اثر افیم کی عادت تھی۔ جب میں قادیان آیا تو حضورؑ نے فرمایا: ''ہمارے دوستوں کو نشہ آور اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیئے۔'' آپ نے فوراً اس عادت کو ترک کر دیا اور سخت تکلیف اُٹھائی۔ حضور نے فرمایا کہ آہستہ آہستہ چھوڑتے، یکدم ایسا کیوں کیا؟ عرض کی حضور! جب ارادہ کر لیا تو یکدم ہی چھوڑ دی۔''

(اصحاب احمد جلد ۵ حصہ سوم)

یعنی خدا تعالیٰ پر کامل ایمان اور مضبوط قوت ارادی ہو تو انسان بڑے سے بڑے گناہ سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سیرت المہدی میں فرماتے ہیں کہ میاں عبداللہ صاحب کے والد شراب خوری کی عادت میں مبتلا تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دن میاں عبداللہ سنوری سے دریافت کیا کہ تمہارے والد صاحب کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا حضور آپ نے کس برے آدمی کا نام لے لیا وہ تو شراب پیتا ہے اور بری عادتیں ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ توبہ کرو اپنے والد کے متعلق ایسا نہیں کہنا چاہئے۔ پھر آپ نے یہ حدیث سنائی کہ آدمی بعض اوقات برے اعمال کرتے کرتے دوزخ کے کنارے پر پہنچ جاتا ہے لیکن پھر وہ وہاں سے واپس ہوتا ہے اور نیک اعمال شروع کرتا ہے اور آخر جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد میرے والد صاحب کی حالت میں تغیر آیا اور پھر ان کا انجام نہایت اچھا ہوا۔ (سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 101)

اسی طرح اور بھی بہت سے واقعات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؑ کی پاکیزہ صحبت اور نصائح کے نتیجہ میں بے شمار افراد نے نشوں سے توبہ کی۔ ایک موقعہ پر حضورؑ نے حقہ پینے والوں سے ناراضگی اور حقہ سے نفرت کا اظہار فرمایا۔ جب حقہ استعمال کرنے والوں کو حضورؑ کی ناراضگی کا علم ہوا تو انہوں نے اپنے حقے توڑ دیئے اور ہمیشہ کے لئے حقہ ترک کر دیا۔

سبحان اللہ! آخرین کو اولین سے ملائے جانے کا یہ نظارہ کیسا پیارا ہے۔ وہاں بھی مٹکے ٹوٹے اور اس جگہ بھی مٹکے ہی ٹوٹے۔ اگر معاندین احمدیت ذرا ٹھہر کر عقل سلیم کا استعمال کر کے غور کریں تو انہیں اسی جگہ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے دلائل مل جائیں گے جہاں جلد بازی اور شوخی کی راہ اختیار کرتے ہوئے وہ اعتراض کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے نشوں کے خلاف جس مہم کا آغاز کیا بفضلہٖ تعالیٰ آپ کے خلفاء نے بھی اُسے جاری رکھا اور آج وہ مہم ایک عالمی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاں آنحضرتؐ کے جھنڈے کو ساری دنیا میں اُونچا لہرانے کی جدوجہد میں مصروف ہیں وہیں دنیا کو ان قبیح عادتوں اور ان نقصانات سے بھی آگاہ کر رہے ہیں اور ان سے بچنے اور نجات پانے کے طریق بھی سمجھا رہے ہیں۔ الحمدللہ جماعت احمدیہ کی اکثریت ان قبیح عادات سے پاک ہے اور ساری دنیا میں اپنے نیک چال چلن اور نشوں سے پاک اور پرامن معاشرے کے طور پر جانی جاتی ہے۔ یہ دراصل سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی کوششوں اور دُعاؤں کا ہی نتیجہ ہے جن پر معترض نے ایسا ناپاک اعتراض کر کے اپنی عاقبت خراب کی۔

(جاری)

تنویر احمد ناصر۔ قادیان

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو!

سید شمشاد احمد ناصر۔لاس اینجلس امریکہ

آنحضرت ﷺ کی ایک جامع و پر حکمت حدیث ہے جس میں آپ نے فرمایا ۔ اَلْحِكْمَةُ ضَالَّةُ اَلْمُؤْمِنِ۔ یعنی حکمت مومن کی گمشدہ متاع ہے، جہاں سے اور جس سے اُسے حکمت اور دانائی کی بات ملے لے لینی چاہئے ۔ یہ نہ دیکھنا چاہئے کہ بتانے والا کون ہے بلکہ دیکھنا یہ چاہئے کہ کیا بتایا اور سنایا جا رہا ہے۔

دراصل یہ بھی تکبر ہی کی ایک علامت ہے جب انسان یہ سوچتا ہے کہ مجھے دوسروں سے سننے اور جاننے کی ضرورت نہیں ۔کسی نے حضرت لقمانؑ سے پوچھا تھا کہ آپ کو حکمت و دانائی کہاں سے ملی؟ انہوں نے جواب دیا کہ جاہلوں سے۔ پوچھنے والے نے حیرت سے دریافت کیا کہ جاہلوں سے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے دوسرا سوال کیا کہ کس طرح ؟ آپ نے فرمایا کہ جو کام جاہل کرتے ہیں میں وہ نہیں کرتا۔

اس حدیث پاک اور قول مبارک پر دل و جان سے توجہ کرنی چاہئے ۔ انسان کو روزمرّہ کی زندگی میں بہت سے لوگوں سے ملنا جلنا پڑتا ہے۔ کئی قسم کے لوگوں سے تعلقات ہوتے ہیں یہ دیکھ لینا چاہئے کہ وہ کس کے ساتھ دوستی کر رہا ہے۔ کس قسم کا آدمی ہے اور پھر جس سے بھی اچھی بات ملے اس کو لے لینا چاہیئے۔

چند دن ہوئے نیویارک سے چھپنے والے ایک اخبار میں ایک محترم شخصیت کا مضمون بعنوان ’’پاکستان میں بین المذاہب کالم‘‘ حصہ سوم پڑھنے کو ملا۔

بڑی واجبی اور کھری باتیں انہوں نے اپنے مضمون میں لکھی ہیں۔ دل چاہتا ہے کہ ان میں سے کچھ یہاں نقل کروں۔ اس تحریر کے لکھنے والے دوست کا نام ہے ’’سموئیل رحمت راسخ ‘‘ ان کے مضمون کی گزشتہ دو اقساط تو خاکسار نے نہیں پڑھیں عنوان سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب والا نے پاکستان کے موجودہ حالات کا موازنہ کیا ہے کہ جب سے پاکستان بنا ہے اس میں کس قسم کے لیڈر آئے۔ ان کے کیا خیالات تھے ، ملک کو چلانے والوں نے کیا کچھ کیا۔ علما نے کیا کردار ادا کیا۔ اور جس طرح ایک مضمون کا خاکسار نے ذکر کیا تھا کہ انہوں نے لکھا ’’ہمیں قائداعظم والا پاکستان چاہئے‘‘ غالباً یہی بات ان کے مضمون سے ظاہر ہو رہی ہے۔ میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ اگر وہی پاکستان ہمیں نصیب ہو جائے جو قائداعظم نے دیا تھا یا جس کی بنیاد رکھی تھی تو وہاں امن قائم ہو جائے گا۔

جب سے یہ ملک مذہبی جنونیوں کے ہتھے چڑھا ہے نہ کسی کی عزت، نہ جان، نہ مال نہ آبرو بچی ہے۔ اور آئندہ کیا ہوگا؟ اس کا تو سیاستدانوں اور ارباب حل و اقتدار کو بھی پتہ نہیں۔

سیاستدانوں سے تو بس یہی سننے کو مل رہا ہے کہ ’’پاکستان بچاؤ۔ پاکستان بچاؤ‘‘ کس سے بچاؤ یہ کوئی بھی نہیں بتاتا۔ اور ان کے بیانات سے لگتا ہے کہ انہیں پتہ ہے کہ کون ظلم کر رہا ہے مگر بولنے کی مجال نہیں ! دھیرے دھیرے ، آہستہ آہستہ کہتے ہیں کہ یہ باتیں اسلام کے خلاف ہیں اور کھل کر نہیں کہتے کہ کہیں مولوی ان سیاستدانوں سے ناراض نہ ہو جائیں۔ یہ سب ان کے کھوکھلے نعرے اور کھوکھلی باتیں ہیں۔ اگر آپ کو واقعۃً دشمن عناصر کا ادراک ہے آپ انہیں جانتے ہیں تو پھر کیوں ان کا ساتھ دے رہے ہیں ۔ آنحضرت ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِماً اَوْ مَظْلُوماً۔ کہ اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہے یا مظلوم۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ مظلوم کی مدد کرنا تو سمجھ آ گئی ہے۔ ظالم کی مدد کے کیا معانی ہوئے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اس کا ہاتھ ظلم سے روک دو۔ بس جو جو پاکستان میں ظلم کرنے والے ہیں ان کے ہاتھ ظلم سے روک دیں یہی ظالم کی مدد ہوگی ۔ بلکہ سارا معاشرہ امن میں آ جائے گا۔

ہاں تو میں ذکر کر رہا تھا کہ خاکسار نے مکرم سموئیل رحمت راسخ صاحب کا مضمون پڑھا وہ اپنی اس تیسری قسط میں لکھتے ہیں کہ ’’یہ سینئر بھٹو صاحب ہی تھے جنہوں نے نوجوانوں اور مزدوروں میں سوشلزم نہیں بلکہ جیالا ازم کی بنیادیں رکھتے ہوئے ایک طرف طلبہ کو اپنے اساتذہ کرام کی بے ادبی کے واقعات کو فروغ دیا تو دوسری طرف مزدور یونین کی صورت میں ایک مافیا بنا ڈالا جس نے افسران ، مینیجروں ، سپروائزروں کی اور حکاّم کی وہ بے عزتی کروائی جس کے تذکرے کے لئے ایک علیحدہ دفتر درکار ہے‘‘۔

مزید لکھتے ہیں کہ ’’بہرحال یہ بدلتے وقتوں کی بدلتی نظروں کی ہی بات ہے کہ اس وقت کے ایک ہندو اقلیتی لیڈر کلیان بی نے وفد کے ہمراہ ۱۹۷۲ء میں نئے نئے صدر اور سویلین مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بھٹو صاحب سے کہا تھا کہ ’’قائداعظم صاحب نے اقلیتوں کے لئے سیٹوں کے بارے میں کچھ فرمایا تھا‘‘ کہ بھٹو صاحب آگ بگولہ ہو گئے اور نوکروں کو کہہ کر کلیان جی کو دفتر سے باہر نکال دیا کہ قائداعظم کی دی ہوئی سیٹ باہر پڑی ہے اِس کو اُس پر (یعنی چپڑاسی کے سٹول پر) بٹھا کر آؤ۔

مساوات آدم کو عام کرنے کے دعوے دار بھٹو صاحب کا اس وقت کے اخباروں میں چھپا ہوا ایک جملہ مجھے اب بھی یاد ہے کہ انہوں نے ۱۹۶۲ء کے آئین کو رد کرتے ہوئے کچھ اس طرح فرمایا تھا کہ کون سا ۱۹۶۲ء والا آئین؟ وہ آئین جو ایک ذمی نے بنایا‘‘

واضح رہے کہ اس آئین کے بنانے کے ذمہ داروں کی سربراہی ایک مسیحی چیف جسٹس مسٹر اے آر کارنیلسن کے سپرد تھی جسے بھٹو صاحب نے ذمی کہہ کر توہین کی تھی جو بھنگی سے بھی کم تر بلکہ بھیانک کردار ہے کیوں کہ ایک دور میں غیر مسلموں کو ’’ذمی‘‘ کہہ کر ان سے اچھوتوں جیسا سلوک روا رکھا جاتا تھا۔

سموئل رحمت صاحب مزید کہتے ہیں کہ مندرجہ بالا سطور کے تحریر کرنے کا مقصد ہے کہ معاشرے میں بگاڑ اور نفرتوں کی اصل بنیاد کا جائزہ لیا جائے تا کہ اس علم کی بناء پر آنے والے کل کو بہتر بنانے کی راہیں ہموار ہونے کی کوئی سبیل نکل آئے۔ یہ بات انہوں نے بالکل ٹھیک لکھی ہے کہ پہلے یہ پتہ کریں اس بات کا علم حاصل کریں کہ اس وقت لسانی جھگڑے، مذھبی منافرتیں اتنی زیادہ کیوں ہوگئی ہیں۔ پاکستان کے بننے کے بہت بعد تک ۱۹۷۴ء تک ملک میں عیسائی بھی تھے ، ہندو بھی تھے ، احمدی بھی تھے ، شیعہ بھی تھے ، لیکن نہ کسی کی عبادت گاہوں پر اس طرح حملے ہوئے جس طرح اب دن رات ہو رہے ہیں۔ نہ چرچ جلے نہ ہی مسجدوں سے کلمے اتروائے گئے ، نہ ہی کسی کو السلام علیکم کہنے پر جیل میں ڈالا گیا۔ آخر یہ ایسا کیوں ہوا۔ اُس وقت امن بھی تھا ، ایک دوسرے کا عزت و احترام بھی تھا، پاسداری تھی ، رواداری بھی تھی ، مگر آج تو پاکستان میں ۱۹۷۴ء کے بعد رنگ ہی بدل گیا ہے۔ اور یہ شعر صادق آتا ہے کہ

نہ جانے کون کسی کو مار دے کافر کہہ کر
شہر کا شہر مسلمان ہوا پھرتا ہے

ملک کی جیلیں مجرموں کے لئے بنائی گئی تھیں کہ چوری ڈکیتی ، زانی ، شرابی اور قاتلوں کو اس کے اندر ان کی اصلاح کے لئے رکھا جائے ، مگر آج جیلوں میں کلمہ پڑھنے والے ، نمازیں پڑھنے والے ، مسجد کو مسجد کہنے والے۔ اذانیں دینے والے حتی کہ شادی کے کارڈوں پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے کے جرم میں ، درود شریف پڑھنے والوں کو جیلوں میں قاتلوں ، شرابیوں ، ڈکیتی کرنے والوں کے ساتھ بند کیا جا رہا ہے! ذرا غور کریں۔

اپنے اس مضمون کے آخر میں وہ مزید لکھتے ہیں کہ:

’’نفرتوں کا وار جس نے پاکستان کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا وہ بھٹو صاحب کا احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا فیصلہ تھا جس کے باعث انہیں مرتد اور کافر کہہ کر کتنی دفعہ ان کے قتل پر خاموشی اختیار کی گئی اور حال ہی میں ان کی قبروں کی بے حرمتی تو گویا انسانیت کے منہ پر ایک ایسا طمانچہ ہے جس نے ہمیں قومی طور پر بہت گزند پہنچایا ہے۔‘‘

کیا ارباب حل و اقتدار سے یہ باتیں چھپی ہوئی ہیں ؟ انہیں کون نہیں جانتا ؟ سب جانتے ہیں مگر کیا کریں! سب کچھ جانتے بوجھتے بھی وہ احمدیوں کے حق میں ایک لفظ بھی نہیں بول سکتے۔ اور جب ان کے سو سال سے زائد اخبار کے ایڈیٹر، پبلیشر اور کارکنان پر جھوٹا مقدمہ ہوتا ہے اور عدالت ان معصوم اور بے گناہوں کی ضمانت لیتی ہے تو فوراً بلوائی عدالت اور جج کا گھیرا ڈال لیتے ہیں جو ملاؤں کی سرپرستی میں ہوتا ہے اور جج کو فوراً ضمانت منسوخ کرنا پڑتی ہے۔

بہرحال ملک کا یہ بہت بڑا المیہ ہے۔ ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم ہی اور ۱۹۸۴ء کی آرڈیننس کے سر ہی اس ملک کی تباہی کا سہرا ہے ۔ مگر لوگ جانتے بوجھتے بھی انصاف سے کام نہیں لیتے یا للعجب!

اگر یہ آئینی ترمیم اور یہ آرڈیننس خدا تعالیٰ کو اتنا ہی پیارا ہے تو پاکستان میں تو ترقی ہی ترقی ہونی چاہیئے تھی کیوں کہ خدا تعالیٰ متقین کو ذلیل و رسوا تو نہیں کرتا۔ گندے، بے ایمان لوگ ہی ذلیل و رسوا ہوا کرتے ہیں خدا کی نگاہ میں بھی اور دنیا میں بھی۔

کبھی خدا نے اپنے نیک اور محسن بندوں کو ضائع نہیں کیا۔ ہمیشہ ان کی تائید کی ہے۔ فرعونوں اور ہامانوں کا انجام ہی خراب ہوا ہے جیسا کہ انہی اشعار میں یہ بات بیان کی گئی ہے۔

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو
وہی اس کے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں
نہیں رہ اس کی عالی بارگاہ تک خود پسندوں کو
یہی تدبیر ہے پیارو کہ مانگو اس سے قربت کو
اسی کے ہاتھ کو ڈھونڈو جلاؤ سب کمندوں کو
(درثمین)

پھر فرمایا:

سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے اب کہاں
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہاں
پھر جب کہ تم میں خود ہی وہ ایماں نہیں رہا
وہ نور مومنانہ وہ عرفاں نہیں رہا
پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے
آیت علیکم انفسکم یاد کیجئے
(درثمین)

حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم اکتوبر ۲۰۱۲ء کو اپنی جماعت کو تقوی ، صبر، شکر، قناعت کی تعلیم دیتے ہوئے انہیں دس شرائط بیعت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ ’’عہد بیعت کا خلاصہ کیا ہے؟ شرک سے اجتناب کرنا، جھوٹ سے بچنا، لڑائی جھگڑوں اور ظلم سے بچنا، خیانت سے بچنا، فساد اور بغاوت سے بچنا، نفسانی جوش کو دبانا، پانچ وقت نمازوں کی ادائیگی کرنا ، تہجد کی ادائیگی کی طرف توجہ دینا، استغفار دعاؤں اور درود کی طرف توجہ دینا ، تسبیح و تحمید کرنا، تنگی اور آسائش ہر حالت میں خدا تعالیٰ سے وفا کرنا، قرآن شریف کے احکامات پر عمل کرنا۔ تکبر نخوت سے پرہیز کرنا۔ عاجزی اور خوش خلقی کا اظہار کرنا۔ ہمدردی خلق کا جذبہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے اندر پیدا کرنا اور حضرت مسیح موعودؑ کی کامل اطاعت کا جوا اپنی گردن پر ڈالنا ، یہ ہے خلاصہ شرائط بیعت کا۔ پس اگر غور کریں تو یہ باتیں ایک انسان میں ترقی کا باعث بنتی ہیں اور یہ کم از کم معیار ہے جس کی ایک احمدی سے حضرت مسیح موعودؑ نے توقع فرمائی ہے‘‘۔

یہ وہ نیکی کے کام ہیں ، یہ وہ مشعل راہ ہے، یہ وہ صراط مستقیم ہے جس پر ان کافروں نے عمل کرنا ہے جنہیں پاکستان کا آئین قانونی اغراض کی خاطر نا ٹ مسلم کہتا ہے۔ حضرت امام الزمان نے کیا خوب فرمایا:

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

اللہ تعالیٰ کی محبت کے بعد میں محمد ﷺ کے عشق میں مخمور ہوں ۔ اگر آپ اسے کفر کہتے ہیں تو مجھے یہ کفر بہت عزیز ہے خدا تعالیٰ کی قسم میں بہت بڑا کافر ہوں۔

اے احمدیو! تمہیں ایسا کفر مبارک ہو!

❋❋❋

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager : 09464066686
Editor: 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 63 Thursday 20 Feb 2014 IssueNo.8

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

ایک ایسی جماعت تیار ہو جاوے جو سچی مؤمن ہو اور خدا پر حقیقی ایمان لائے اور اُس کے ساتھ حقیقی تعلق رکھے اور اسلام کو اپنا شعار بنائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر کار بند ہو

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۷ فروری ۲۰۱۴ بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

راہ ہدیٰ کا گزشتہ ہفتے کے پروگرام کا کچھ حصہ دیکھنے کا مجھے موقع ملا تو اُس وقت ایک غیر از جماعت کا سوال پیش ہو رہا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک الہام کے حوالے سے وہ یہ سوال کر رہے تھے، بلکہ ایک رنگ میں اعتراض ہی تھا۔ تمہید بھی اس طرح باندھی کہ قرآنِ کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس کے بعد احادیث ہیں بزرگوں کا کلام ہے۔ اُن سب کو جب ہم دیکھتے ہیں تو اُن میں آپس میں ربط نظر آتا ہے لیکن یہ الہام پیش کرنے کے بعد کہتے ہیں، اس میں ربط نہیں یا ہمیں سمجھ نہیں آئی۔

الہام یہ تھا کہ" دس دن کے بعد میں موج دکھاتا ہوں۔ اَلَآ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰہِ قَرِیۡب فی شائل مقیاس then will you go to Amratsar"

اس کا جواب تو مختصراً دیا گیا۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس کی تفصیل جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہے، وہ بتانی ضروری ہے۔ جس بات کو یا الہام کو ان صاحب نے ہنسی کا نشانہ بنانے کی کوشش کی ہے۔ یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہینِ احمدیہ میں اپنے نشان کے طور پر پیش فرمائی ہے۔ اسی طرح تذکرۃ میں بھی اس کا ذکر ہے اور کافی تفصیل سے ذکر ہے۔

بہر حال اصل حوالہ پیش ہے۔ یہ 1882ء کا ذکر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ کچھ عرصہ گزرا ہے کہ ایک دفعہ سخت روپیہ کی ضرورت پیش آئی۔ اس لئے بلا اختیار دل میں اس خواہش نے جوش مارا کہ مشکل کشائی کے لئے حضرتِ احدیت میں دعا کی جائے تا اس دعا کی قبولیت سے ایک تو اپنی مشکل حل ہو جائے اور دوسری مخالفین کے لئے تائیدِ الٰہی کا نشان پیدا ہو۔ ایسا نشان کہ اس کی سچائی پر وہ لوگ گواہ ہو جائیں۔ سو اسی دن دعا کی گئی اور خدائے تعالیٰ سے یہ مانگا گیا کہ وہ نشان کے طور پر مالی مدد سے اطلاع بخشے۔ تب یہ الہام ہوا۔ ''دس دن کے بعد میں موج دکھاتا ہوں۔ اَلَآ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰہِ قَرِیۡب ۔ فی شائل مقیاس۔ دن ول یو گو ٹو امرت سر۔'' یعنی دس دن کے بعد روپیہ آئے گا۔ (خود ہی تشریح فرمائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے) یعنی دس دن کے بعد روپیہ آئے گا، خدا کی مدد نزدیک ہے پھر انگریزی فقرہ میں یہ فرمایا کہ تب تم امرتسر بھی جاؤ گے۔ تو جیسا اس پیشگوئی میں فرمایا تھا ایسا ہی ہندوؤں یعنی آریوں مذکورہ بالا کے روبرو وقوع میں آیا۔ یعنی حسب منشاء پیشگوئی دس دن تک ایک خرمہرہ نہ آیا (یعنی ایک کوڑی بھی نہ آئی) اور دس دن کے بعد یعنی گیارھویں روز محمد افضل خان صاحب سپرنٹنڈنٹ بندوبست راولپنڈی نے ایک سو دس روپیہ بھیجے اور (بیس روپے) ایک اور جگہ سے آئے اور پھر برابر روپیہ آنے کا سلسلہ ایسا جاری ہو گیا۔ جس کی امید نہ تھی۔ اور اسی روز کہ جب دس دن کے گزرنے کے بعد محمد افضل خان صاحب وغیرہ کا روپیہ آیا۔ امرتسر بھی جانا پڑا۔ کیونکہ عدالتِ خفیفہ امرتسر سے ایک شہادت کے ادا کرنے کے لئے اس عاجز کے نام اسی روز ایک سمن آ گیا۔ تو یہ تھا اس الہام کا پورا حصہ اور اس کی بیک گراؤنڈ۔

اس کے بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی جماعت کی عملی حالت کے بارے میں فکر کے حوالے سے آپ علیہ السلام کے بعض حوالے پیش کروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

چند دن سے ایک خیال میرے دماغ میں اس زور کے ساتھ پیدا ہو رہا ہے کہ اس نے دوسری باتوں سے مجھے بالکل محو کر دیا ہے۔ (حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ بہت غور سے سننے والی بات ہے) بس ہر وقت اُٹھتے بیٹھتے وہی خیال میرے سامنے رہتا ہے۔ میں باہر لوگوں میں بیٹھا ہوتا ہوں اور کوئی شخص مجھ سے کوئی بات کرتا ہے تو اُس وقت بھی میرے دماغ میں وہی خیال چکر لگا رہا ہوتا ہے۔ وہ شخص سمجھتا ہوگا کہ میں اُس کی بات سن رہا ہوں مگر میں اپنے اس خیال میں محو ہوتا ہوں۔ جب میں گھر جاتا ہوں تو وہاں بھی وہی خیال میرے ساتھ ہوتا ہے۔ غرض ان دنوں یہ خیال اس زور کے ساتھ میرے دماغ پر غلبہ پائے ہوئے ہے کہ کسی اور خیال کی گنجائش نہیں رہی۔ وہ خیال کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ میرے آنے کی اصل غرض کیا ہے؟ کہ ایک ایسی جماعت تیار ہو جاوے جو سچی مؤمن ہو اور خدا پر حقیقی ایمان لائے اور اُس کے ساتھ حقیقی تعلق رکھے اور اسلام کو اپنا شعار بنائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر کار بند ہو اور اصلاح و تقویٰ کے راستے پر چلے اور اخلاق کا اعلیٰ نمونہ قائم کرے، تا پھر ایسی جماعت کے ذریعہ دنیا ہدایت پاوے۔ اور خدا کا منشاء پورا ہو۔ پس اگر یہ غرض پوری نہیں ہوتی تو اگر دلائل و براہین سے ہم نے دشمن پر غلبہ بھی پا لیا اور اُس کو پوری طرح زیر بھی کر لیا، یعنی فتح کر لیا تو پھر بھی ہماری فتح کوئی فتح نہیں۔ کیونکہ اگر ہماری بعثت کی اصل غرض پوری نہ ہوئی تو گویا ہمارا سارا کام رائیگاں گیا۔ مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ دلائل اور براہین کی فتح کے تو نمایاں طور پر نشانات ظاہر ہو رہے ہیں اور دشمن بھی اپنی کمزوری محسوس کرنے لگا ہے لیکن جو ہماری بعثت کی اصل غرض ہے، اس کے متعلق ابھی تک جماعت میں بہت کمی ہے اور بڑی توجہ کی ضرورت ہے۔ پس یہ خیال ہے جو مجھے آجکل کھا رہا ہے اور یہ اس قدر غالب ہو رہا ہے کہ کسی وقت بھی مجھے نہیں چھوڑتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ جماعت کے باہم اتفاق و محبت پر میں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجود واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لیے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو، اتحاد نہ ہو، تو پھر بے نصیب رہو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لیے غائبانہ دُعا کرو۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (اب ہمیں یہ دیکھنے کی، جائزہ لینے کی ضرورت ہے، کتنے ہیں جو ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرتے ہیں) اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو۔ کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو، تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے۔ میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔

فرمایا میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لیے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہ میں پیدا ہوئی تھی۔ کُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِکُمۡ (آل عمران: ۱۰۴) یاد رکھو! تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو! جبتک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لیے پسند کرے، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ وہ مصیبت اور بلا میں ہے۔ اس کا انجام اچھا نہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آئندہ کے لئے یاد رکھو کہ حقوق اخوت کو ہرگز نہ چھوڑو، ورنہ حقوق اللہ بھی نہ رہیں گے۔ پھر فرمایا مجھے یہی بتایا گیا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ ؕ اللہ تعالیٰ کسی حالت میں قوم میں تبدیلی نہ کرے گا جب تک لوگ دلوں کی تبدیلی نہ کریں گے۔ ان باتوں کو سن کر یوں تو ہر شخص جواب دینے کو تیار ہو جاتا ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں، استغفار بھی کرتے ہیں پھر کیوں مصائب اور ابتلاء آ جاتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتوں کو جو سمجھ لے وہی سعید ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا منشاء کچھ اور ہوتا ہے۔ سمجھا کچھ اور جاتا ہے اور پھر اپنی عقل اور عمل کے پیمانہ سے اسے ماپا جاتا ہے۔ یہ ٹھیک نہیں۔ ہر چیز جب اپنے مقررہ وزن سے کم استعمال کی جاوے تو فائدہ نہیں ہوتا جو اس میں رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک دوائی جو تولہ کھانی چاہئے اگر تولہ کی بجائے ایک بوند استعمال کی جاوے تو اس سے کیا فائدہ ہوگا اور اگر روٹی کی بجائے کوئی ایک دانہ کھا لے، تو کیا وہ سیری کا باعث ہو سکے گا؟ اور پانی کے پیالے کی بجائے ایک قطرہ سیراب کر سکے گا؟ ہرگز نہیں۔ یہی حال اعمال کا ہے۔ جب تک وہ اپنے پیمانہ پر نہ ہوں وہ اوپر نہیں جاتے ہیں۔ یہ سنت اللہ ہے جس کو ہم بدل نہیں سکتے۔

فرمایا بھائی کی ہمدردی کرنا صدقات خیرات کی طرح ہی ہے۔ اور یہ حق حق العباد کا ہے جو فرض ہے۔

(باقی صفحہ 6 پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان